

خصوصی شماره
SPECIAL ISSUE

9968566831 @siyasimanzar
website: siyasimanzar.com



پس 23 ستمبر 2024، 19 ربیع الاول، 1446
Monday 23 September 2024
RNI No. :- DELURD/2015/62787

دہلی

سیاسی منظر
دہلی

روزنامہ
Editor: AYAZ AHMAD KHAN

بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

Saudi Arabia
Happy
National
Day

AYAZ
PERFUME
Discover the Pure Fragrance...

+91 9717761381

www.ayazperfume.com

info@ayazperfume.com



ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية



A-K INTERNATIONAL Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to



H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud

(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud

(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



رؤية 2030
الجمهورية العربية السعودية
Kingdom of Saudi Arabia

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



Shabbeer Ahmad
Proprietor

A-K INTERNATIONAL

Lic. No. B-1978/DEL/PER/1000+/5/10154/2022
(Approved by Ministry of External Affairs Govt. of India)



انتر نیشنل

رقم التسجيل: بي-1978/دیل/پر/1000+/5/10154/2022
معتمد لدى وزارة الخارجية، الحكومة الهندية

Wakala & Visa Stamping I Emigration

- **Manpower Recruitment • Wakala & Visa Stamping • Emigration**
- **Hajj & Umrah • Tickets Legalization of Documents • Language Translation**

14, 3rd Floor, Left Side, Bharat Nagar, Opp. Bank Of Baroda, New Friends Colony, New Delhi-110025
011-4175 5050 +91-9582 76 9550 info@theakinternational.in www.theakinternational.in



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



مناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

New Vision Extend Our Warm Greeting and Heattiest

Congratulations to



H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



**His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas**
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India



**His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud**
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.



**His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud**
Custodian of the Two Holy Mosques

New Vision
Travel Service Pvt. Ltd.

(Approved by Ministry of External Affairs Govt. of India)
Reg. No.: B-1668/DEL/COM/1000+/5/10266/23



نيو ويزن

لخدمات السفريات الخاصة المحدودة
(معتمد لدى وزارة الخارجية، الحكومة الهندية)

رقم التسجيل: بي-١٦٦٨/١٠٠٠+/٥/١٠٢٦٦/٢٣
١٠/ الطابق الرابع، بالقرب من شارما فوتواستات
مقابل فندق سوريا، سراي جولينا، نيو دلهي-١١٠٢٥ الهند

Wakala & Visa Stamping | Emigration

Air Tickets | Manpower Recruitment | Legalization of Documents | Hajj & Umrah



Abdul Qaiyum
Managing Director

+91-9015657374
qayum800@gmail.com

Mohammad Asif Khan
Director

+91-9899952236
mdasifkhan85@gmail.com





کے وجود اور ترقی کا انحصار مملکت سعودیہ عربیہ ہی پر ہے، سعودی جامعات کے فارغین کا وجود ملکی جامعات کو اعزاز بخشتا ہے، سعودی جامعات کے فارغین نے تدریس، تصنیف، تالیف، تبلیغ و تنظیم میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں پوری دنیا اس کی معترف ہے، اور یہ ایسی حقیقت ہے جو روز روشن کی طرح عیاں ہے، بشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک نگاہ دوڑائیں تو حقیقت حال آشکارا ہو جائیگی اور بساط عالم کا علمی منظر نامہ یہ کہتا نظر آئے گا کہ تعلیم و دعوت کے مجال میں مملکت سعودیہ عربیہ کا کردار باعث فخر اور قابل عز و شرف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مملکت توحید کو حاسدین کے حسد اور کمر و فریب سے محفوظ رکھے، دشمنوں کی تمام کوششوں کو ناکام و نامراد کرے، اسے ہمیشہ شاد و آباد رکھے اور اس پر اپنے خاص رحمت کی برکھ ہمیشہ برساتا رہے۔ آمین

مدینہ یونیورسٹی کے علاوہ مملکت سعودیہ عربیہ کی دوسری یونیورسٹیوں میں دیگر ممالک کے طلبہ داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے، بلکہ اب تو مملکت کی تمام یونیورسٹیوں نے دیگر ممالک کے طلبہ کے لیے اپنا دروازہ کھول رکھا ہے، اور ان سے بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ اس طرح ایک محتاط اندازہ کے مطابق مملکت کی تمام یونیورسٹیوں سے فیض حاصل کرنے والے دیگر ممالک کے طلباء کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے، جو سعودیہ عربیہ کا عالمی اہم پر علمی مجال میں ایک عظیم و بے مثال کارنامہ ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں تعلیمی اصلاح و معیاری بلندی کا سہرا بڑی حد تک مملکت سعودیہ عربیہ پر ہے، ملک کی کئی یونیورسٹیوں کو مملکت سعودیہ نے مالی اعما د فراہم کی ہے، اور بہت سے جامعات تو ایسے ہیں جن

میں اسلامی مبلغین کی کفالت کی ہے اور مردہی ہے، سعودیہ کی مملکت رشیدہ نے دعوت اسلامی کو جو طاقت پہنچائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ عالمی پروڈکول کی مہم پابندی اور آئینی حدود کی مکمل پاسداری کے ساتھ جو کارنامہ اس مملکت نے انجام دیا ہے وہ قابل تعریف اور مبارکباد ہے۔

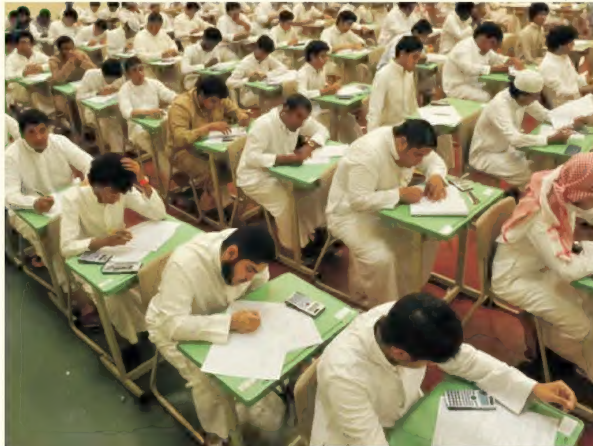
تعلیمی میدان میں مملکت سعودیہ عربیہ کے فرمانروا ملک سعود بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنی خصوصی شہائی آرڈر سے 25 ربیع الاول 1381 ہجری مطابق 6 ستمبر 1962 عیسوی میں مدینہ منورہ کے اندر ایک ایسی اسلامی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جس کا اختصاص شریعت اسلام ہے اور روز اول سے طے پایا کہ یونیورسٹی میں پڑھنے والے 80 فیصد طلبہ دنیا کے دوسرے ممالک سے ہوں گے، جن کی آمد و رفت تعلیمی مصارف، قیام و طعام کا انتظام یونیورسٹی کے ذمہ ہوگا۔

لہذا اس ممتاز یونیورسٹی کے قیام کے آغاز ہی سے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں پوری دنیا سے طلبہ حصول علم کے لیے پہنچنے لگے اور یہاں سے معیاری تعلیم، گریجویٹن، پوسٹ گریجویٹن حاصل کرنے کے بعد اپنے ملکوں میں پہنچ کر فروغ تعلیم کا کردار نبھانے لگے، آج دنیا کا شاید بایہدی کوئی ملک ایسا ہو جہاں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا فیض نہ پہنچا ہو، اب تک ایشیائی ممالک سے 33015، یورپ سے 1728، امریکہ سے 221، افریقہ سے 12221 اور اٹلانٹک سے 47 بکل 47232 افراد کسب فیض کر چکے ہیں اور بیشتر اپنے ملکوں میں جا کر اسی نچ پر تعلیمی سرگرمی انجام دے رہے ہیں۔



محمد ابراہیم مدنی

تعلیمی میدان میں ترقی کسی بھی ملک کی ترقی کا سبب ہوتا ہے، اس لئے سارے ممالک اور زندہ قومیں اس جانب خصوصی توجہ مرکوز کرتی ہیں، ہر ملک اپنی بساط بھرا اپنے باشندوں کے لیے لائحہ عمل تیار کرتا ہے اور وزارت تعلیم کے ذریعہ تعلیمی وسائل فراہم کرتا ہے، یونیورسٹیوں، لائبریریوں، انجمنوں اور دیگر امکانی وسائل کے ذریعہ ترقیاتی پلاننگ کرتا ہے، اور ملک کا ایک معتد بہت بجٹ الاٹ کرتا ہے۔ کمزور ممالک طاقتور حلیف ممالک سے مدد لے کر اپنی حالت بہتر کرنے کی چارہ جوئی کرتے رہتے ہیں، دنیا کے بیشتر ممالک اپنے ہی باشندوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ مملکت سعودیہ عربیہ تعلیمی و دعوتی مجال میں عالمی بساط پر کلیدی کردار ادا کر رہا ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی وزارت برائے اسلامی امور کے ذریعہ اس مملکت خیر نے پورے عالم اسلامی وغیرہ اسلامی میں اپنے دعا و عافہ مقرر کئے ہیں اور پوری دنیا



ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
ممناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

H. K. Enterprises Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. JADI Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

H. K. ENTERPRISES
ای.ج. کی. انٹرپرائزیز
TRAVEL SERVICES MANPOWER CONSULTANT
Recognised by Govt. of India Ministry of Labour
LIC. NO. : B-1245/MUM/PART/1000+5/9644/2019

UBAIDULLAH KHAN **ABDUL SALAM KHAN**

Head Office: Office No. 81, Ground Floor, Plot No. 82, Rishi Kunj Rosary Building, AD Pralhad Chendvankar Marg, Dima Street, Mazgaon, Mumbai - 400010. Email: hkentpmum@gmail.com
Tel.: +91 22 2372 8678, +91 22 2372 4750, Mobile: +91 99303 24750, +91 80972 74481
Delhi Office: BUILDING NO 96 1st FLOOR ESCORT HOSPITAL GATE NO 2 SARAJI JULLANA OKHLA NEW DELHI NO 110025. MOB NO: +917710873626

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
ممناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

RAHNUMA TRAVELS PVT. LTD. Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. JADI Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

RAHNUMA TRAVELS PVT. LTD.
Lic. No. B-2093/DEL/COM/1000+5/10438/2023 Your Travel Made Easy
(Approved by Ministry of External Affairs, Govt of India)
156-D, First Floor, Sarai Jullana, New Delhi-110025 ☎ +91-8826705390 ☎ 011-41882233 / 8826 456 555
rahnumatravelservices@gmail.com www.rahnumatravels.com

M. Mehboob
Managing Director

مملکت سعودی عرب اور تعلیمی صورت حال

میں بھی پڑھا یا جاتا ہے سعودی عرب میں باقاعدہ بنیادی تعلیمی کے آغاز 1930 کی دہائی میں ہوا 1945 میں شاہ نے مملکت میں اسکولوں کے قیام کے لیے ایک جامع پروگرام کا آغاز کیا 6 سال بعد 1951 میں مملکت کے 1266 اسکولوں میں 29 ہزار 887 طالب علم زیر تعلیم تھے 1954 میں وزارت تعلیم کی بنیاد میں آئی جس کے پہلے وزیر میر وزبے سعودی عرب کا پہلا جامعہ شاہ یونیورسٹی 1957 میں ریاض قائم ہوا آج سعودی عرب کا قومی سرکاری تعلیمی نظام، 8 جامعات 24 ہزار سے زائد اسکولوں اور ہزاروں کالجوں اور دیگر تعلیمی و تربیتی اداروں پر مشتمل ہے جہاں طالب علم کو مفت تعلیم، کتب اور صحت کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں دعاء ہے کہ سعودی مملکت میں قائم تعلیمی ادارے ہمیشہ باقی رہے اور خوب خوب پروان چڑھے۔

مملکت کی ہر جہات خدمات کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے اس نے تعلیمی فروغ کی جو کوششیں اور پیش رفت کی ہے وہ بھی تاریخ کا ایک باب ہے 1932 میں مملکت سعودی عرب کے قیام کے وقت ہر باشندے کی تعلیم تک آسانی نہیں تھی اور شہری علاقوں میں مساجد سے ملحق مدارس میں تعلیم کی محدود اور انفرادی کوششیں ہو رہی تھیں ان مدارس میں اسلامی اور بنی تعلیم سکھائی جاتی تھی تاہم گزشتہ صدی کے اختتام تک سعودی عرب ایک قوی تعلیم نظام کا حامل ہے جس میں تمام شہریوں کو اسکول سے لے کر جامعہ کی سطح تک مفت تعلیم و تربیت فراہم کی جاتی ہے جدید سعودی تعلیمی نظام جدید اور روایتی تجربہ و شعبہ جات میں معیاری تعلیم فراہم کرتا ہے اس لئے کہ تعلیم سعودی نظام تعلیم کا بنیادی خاصہ ہے، سعودی عرب کا مذہبی تعلیمی نصاب دنیا بھر کے مدارس اور اسکولوں

ایک یادگار ہے تعمیر و ترقی نظم و ضبط، حرمین شریفین کی خدمت اور حسن انتظام کے علاوہ دینی و حکومتی معاملات کے مابین توازن کی جس کا آغاز خادم الحرمین الشریفین شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے کیا تھا شاہ عبدالعزیز نے جس مملکت کی بنیاد رکھی تھی وہ سعودی مملکت دنیا کے تمام ممالک سے کئی اعتبار و وجوہات کی بنیاد پر ممتاز ہے آل سعود کے تمام فرمانرواؤں نے ہر مسکن شریفین کی تعمیر و ترقی تو کین و آرائش اور خدمت و حفاظت کے انٹے نقوش چھوڑ گئے ہیں آل سعود سے ہر فرماں رواں نے حرمین شریفین کی خدمت میں اپنا اپنا اہلی کردار نبھایا ہے اور حصہ والا ہے وہ بھی ایسا کہ ہر مسافر حیرت زدہ ہے حجاج کرام کے لئے ہر طرح کی آسانی، راحت و تسکین، نظم و ضبط اسن و امان جو ہری تہذیبوں اور ایسا شاندار انتظام کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اس



اسلم حقانی

مدیر: - جمعية الفلاح التعليمية
بڑا سونا کوڑکوٹال پوکھر صاحب گنج جھارکھنڈ

مملکت سعودیہ ایشیا کا پانچواں اور عرب دنیا کا دوسرا اور مغربی ایشیا مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا ملک ہے اس کی سرحد مغرب میں بحیرہ احمر سے ملتی ہے اور شمال میں اردن، عراق کویت مشرق میں خلیج فارس قطر اور متحدہ عرب امارات جنوب مشرق میں عمان اور جنوب میں یمن بحرین مشرق ساحل سے دور ایک جزیرہ نما ملک ہے اسی ملک میں اسلام کے دو مقدس شہر مکہ اور مدینہ سے اس ملک میں 23 ستمبر کو قومی دن منایا جاتا ہے جو درحقیقت

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
مُناسبتہ الیوم الوطنی للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ
We Extend Our Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadd Bin Naif A. Alraqaas
(Charge of Affairs of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



لحم ونحققا
الیوم الوطنی السعودی 94



His Excellency
Mr. Jadd Bin Naif A. Alraqaas
Charge of Affairs of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



مفتی عبد العزیز حقانی صاحب رحمہ اللہ کی تاسیس کردہ دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج ادارہ

شعبہ جات

جامعہ محمدیہ (بنین)
کلیۃ ام الحییر (بنات)

معہد تحفیظ القرآن الکریم
(شعبہ حفظ و تجوید)

دارالافتاء النجمن، دعوت و تبلیغ

جمعية الفلاح التعليمية

بڑا سونا کوڑکوٹال پوکھر صاحب گنج جھارکھنڈ

سن قاسیس 2014





94th Saudi National Day

بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

HASHMI INTERNATIONAL TOUR & TRAVELS

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques

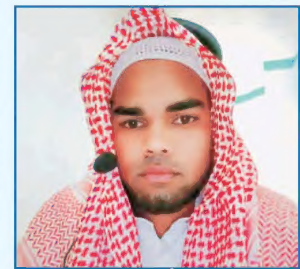


Head Office : 4th Floor Almar Tower. 28 Vidhan Sabha Marg. Lucknow-226001

+918755273998 09140250918 Saudi No. : 00966534666915

Branch Office : Mumbai, Delhi, Panjab & Patna

Email- hashmiinternationalluck@gmail.com



محمد مصطفیٰ کعبی ازہری
فاضل الاذہر یونیورسٹی مصر عربیہ

الحمد لله والصلاة والسلام على أشرف
المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين
سعودی عرب پوری دنیا میں اصدار ایامک سے جس کا
دستور قرآن و سنت سے جس کے حکم انوں کا مقصد نظام
سلام کا قیام ہے اور سعودی عرب کے حکم انوں کی امرت
مسلمہ کے لئے خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ 23
ستمبر 2023 کی تاریخ سعودیہ عرب کا 93واں پیام الہی
ہے۔ جسے یاگانہ کے طور پر منانے کا رواج ہے۔ اور اس
سال 23 ستمبر 2024 کی تاریخ سعودی عرب کا 94واں
پیام الہی ہوگا جو ہر سال کی طرح اس سال بھی سعودی شہری
یاگانہ کے طور پر منائیں گے لیکن اس بار اتفاق سے بارہ ربیع
الاول بھی قریب ہے جس سے یہ اشتباہ پیدا ہو گیا کہ سعودیہ
کی تبدیلیوں کے اس سفر میں ایک نئی بھی پروان چڑھیں ہے۔
لیکن ایسا باریک بینی سے سعودیہ پر تیرہ قیادتوں سے پاک
سرزمین ہے۔ اگر کچھ معاملات میں فقہ انمازل کے
تحت تہدیاں ایسا کرتی ہیں جیسے قیادتوں کے لئے فخر کے بغیر حج
کا سفر کا فخر اور سعودی عرب کے پیام الہی (قومی دن)
تیسری سعودی ریاست کے قیام کی خوشی میں ہر سال 23
ستمبر کو منایا جاتا ہے شاہ عبدالعزیز آل سعود نے تیسری
سعودی ریاست کے قیام کا اعلان 2 جمادی الاولی
1351ھ مطابق 23 ستمبر 1932 کو کیا تھا۔ اسی
مناسبت سے سعودی قائدین اور حکام 23 ستمبر کو قومی دن
مناتے ہیں۔ سعودی عرب کی ترقی و خوشحالی کا راز تو خدا کا
کتاب و سنت کی بالادستی و خرافات و بدعات اور شرک کا
خاتمہ ہے جسے مضمر ہے فخری خود اصدواں نظام اسلام کے نفاذ
کی وجہ سے آج تک مملکت تو حیدران و سلامتی کا گواہ رہا ہے تاہوا
بے حکومت سعودی عرب نے اسلام کی دعوت کو عام کرنے کی
غرض سے بہت ہی عظیم الشان ذرائع کا استعمال کیا سعودی
عرب کی بہت خوبیاں ہیں جسے نہ کہ تکرار کرتا ہوں اور وہ
مندرجہ ذیل ہیں مملکت سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے

نہمایا اور عظیم الشان خدمات جزمین شریف میں کی گئیں۔ یہ سعودی عرب میں قرآن مجید کی طباعت کے اس مختلف محاسبہ میں سمجھتے ہیں تاکہ لوگ اس کو پڑھے اور خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالمعز بن عبداللہ علیہ السلام نے قرآن مجید کی طباعت اور تقسیم کے لیے شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ پبلیکس "پبلیکس" قائم کیا، آپ نے 16 محرم 1403ھ بمطابق 2/ نومبر 1982 کو اس منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا اس پبلیکس سے اب تک 40 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و تقسیم ہو چکے ہیں۔ شاہ فہد رحمہ اللہ علیہ نے قرآن مجید کو کھر پھینچنے اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے دنیا کی مختلف زندہ زبانوں میں اس کے تراجم و تفسیر اور اس کی توضیح اور تقسیم کر کے عظیم کام نامہ سر انجام دیا ہے وہ قیامت تک یاد رکھا جائے اور ان کے حسانات کے میزبان میں بہت بڑا صدقہ جاریہ ہوگا ان شاء اللہ۔ کتب احادیث مبارک کی نشر و اشاعت اور طباعت کا منصوبہ ملک سلمان بن عبدالمعز آل سعود حفظہ اللہ نے اپنے ایک حلقہ میں فرمان کے ذریعے "جمع خادم الحرمین الشریفین الملک سلمان بن عبدالمعز آل سعود لکھدہ لیتھو" "قائم کرنے کا حکم جاری کیا جس کی علمی دنیا میں ابھر کے علماء حدیث پر مشتمل ہوگی۔ عالم انسانیت کے لوگوں پر پریشانی و مصیبت کے وقت مہر کو الملک سلمان للانغاۃ والأعمال الإنسانية کی جانب سے فنڈ ایبل اور مالی تعاون کا اہتمام طلبا و طالبات کے لئے (المنحة الخاریجیة) یعنی اس کا ارشاد ہے کا اہتمام کیا گیا ہے جو ہر طالب علم کو مفت تعلیم پر سبب صحت اور ساتھ میں ماہنامہ خفیفہ یا جانتا ہے اور سلسلہ تقریباً سو سال سے چلا رہا ہے اور بات ظہر میں انھیں اس سلسلہ کے سعودیہ عربی پرائیویٹ گونا گوں خدمات کی طرف عالم اسلام کی نہیں بلکہ دنیا میں پائی ایک پہچان رکھتا ہے مگر یہودیوں کے حوالے سے اس کی جو خوبیاں نظر آتی ہیں وہ وہاں کی تیسرے کتاب و دست و انصاف پسند حکمرانی کا منفرد انداز ہے۔ اللہ اسے سرسبز کرے اور دنیاوی مسلمانوں کے حق میں اس کی سیاست اور فیضی بہت دلی پر قائم رہے۔

استعمال کر کے اس کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ مملکت
سعودی عرب اسلام اور دین کے خدمت کرنے والوں کی
بہت، جو صلہ اخوانی کے طور پر طرح کے انعامات سے
نوازا رہتا ہے اور مختلف مواقع سے سائیکر کے شاہدادہ دیتے
ہیں۔ مملکت سعودی عرب عالم اسلام میں جہاں کہیں بھی
اسلامی مراکز، مدارس قائم ہیں ان کو مالی تعاون کرتا ہے
مملکت سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے جہاں کہیں بھی بہت
پرستی کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ مملکت سعودی عرب میں
کوئی چرچ یا منجیل نہیں ہے۔ مملکت سعودی عرب میں کہیں
بھی ہتھکڑیاں یا بندوں کی کوئی عبادت گاہ یا کوئی مندر نہیں
ہے۔ مملکت سعودی عرب میں کافروں کے عیدوں کی کوئی
تعطیل منائی جاتی ہے۔ مملکت سعودی عرب وہ ملک ہے جو
برصغیر میں تمام فلسطینیوں کی مدد کرتا اور ہر پرامن
مقابلے میں ان کی حمایت کرتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں
ایسے اور عرب آدمی کے لئے کیاں نظام ہے یعنی اگر کوئی
کسی کو قتل کر دے تو وہاں کے حاکم کیسے بھی نہیں کر سکتے ہیں
اگر مقتول کے اہل خانہ معاف کر دے یا اس کے بدلے میں
پیسے لے لیتے یا عدل و انصاف تمام شری کے لئے کیاں
ہے۔ سعودی عرب کی خدمات بہت زیادہ ہیں جن میں سے
چند کا تذکرہ کرتا ہوں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: تعمیر مساجد
و مدارس کا اہتمام جس میں مسلمان طلباء و عطا طلباء و دینی
و عصری تعلیم حاصل کرتے ہیں اور لوگ اپنے عقائد کو راسد اعمال
شریک درست کرتے ہیں اور مساجد اسلامی تعطیل کو
پہچاننے اور عام کرنے کا کام نہ صرف ادا رہا ہے۔ اور صحیح
اسلامی عقیدہ کی نشر و اشاعت اور اسلامی تعلیمات کو عام
کرنے کے لئے ہر ملک میں دعا و اور تمام عقلمین کو جو مشقت
کرتے ہیں اور اس کی سرپرستی سعودی عرب سفارت خانے
ہر ملک میں کرتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب سماجی خدمات
کے لئے ہر ملک میں عام انسانوں کے لئے ہتھکڑیاں،
نگاہاں، آفات، مصائب اور کام کے وقت ان لوگوں کی
ادویات، غذائی اور مالی تعاون کرتے رہتے ہیں۔ سعودی
عرب ہر ملک سے آنے والے مسقرین اور حجاج کرام کے
لئے بھی خطی کے انتظام کرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے

جہاں قرآن و سنت کا تود قائم ہے بقیہ دنیا ایک دیوانسی اسلامی حکومت ہے جہاں اللہ کی شریعت نافذ ہے۔ مملکت سعودی عرب واحد ملک ہے جو ان تک شرک کے خلاف ہے اور ایک اللہ تعالیٰ کی وحی کی نمائندگی کرتا ہے۔ مملکت سعودی عرب میں حکومت کے اعلیٰ عہدوں اور مضبوطی پر علماء کرام فائز کرتے جاتے ہیں مملکت سعودی عرب کے تعلیمی نظام میں وہ تعلیم کا ولایت حاصل ہے۔ مملکت سعودی عرب میں دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے جہاں حدود اللہ نافذ ہیں، چٹانچہ خون کے بدلے خون کی حد قائم ہے۔ مملکت سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جہاں امر بالمعروف والنہی عن المنکر کی جمعیت قائم ہے مملکت سعودی عرب کی سرکاری یونیورسٹیوں میں وہ تعلیم کے حصول کے لئے مختلف ممالک سے طلباء آتے ہیں مملکت سعودی عرب دنیا کے ہر خطے میں مسلم اقلیتوں کے لئے مساجد تعمیر کرتے ہیں اور دینی وزارت کی نگرانی میں خطبات اور دینی سرگرمیوں کو انجام دیا جاتا ہے۔ مملکت سعودی عرب کے تمام شہر میں کثیر تعداد میں مسکنی فن تعمیر قائم کیا گیا ہے جہاں سے مسلمانوں میں اصلاح تبلیغ اور غیر معمولی میں دعوت کا فخر انجام دیا جاتا ہے۔ مملکت سعودی عرب حال ہی میں ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں سیلاب آیا تو سعودی عرب کی حکومت اور رعایا نے اپنے خزانوں کے مدد کو دل دینے خوراک اور دیگر مسلمانوں کی اٹکنگ شوقی کے لئے نہایت درجہ وسعتی کا شکار کیا۔ مملکت سعودی عرب کو دنیا کے وقت جہاں ہر ملک کی دعوتی حالت کمزور ہو رہی تھی، وہاں حالات اب اپنی پہلی تھک کرورنا وائرس سے جو جوہر ہے لیاضوں کے لئے یہ مسکنی مہیا کرنا بھی مشکل تھا۔ اب حالات میں بھی افریقہ میں کوورنا وائرس کے کسمپز میں غیر معمولی اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے سعودی عرب نے 80 میٹرک ٹن مائع آکسیجن انڈیا بھیجی تھی۔ مملکت سعودی عرب اسلام کی خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ سپورٹ کرتا رہا ہے جب بھی ان کے اوپر یا زندگی میں غلطی ہو تو سعودی اسے اترے اور سونگ کا



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



JAMIAT HAJ & UMRAH TOUR & TRAVELS Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud

(The Custodian of the Two Holy Mosques)



H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud

(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)



H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



حاجی اسعد میاں

JAMIAT

HAJ & UMRAH | TOURS & TRAVELS

جمعية حج وعمره

ٹورس اینڈ ٹراولس

Contact for: Haj, Umrah, Ziyarat Service & International
Ticketing Bus and Car booking also Available

UG-10, Essel House, Near Haj Manzil, Asaf Ali Road, New Delhi-110002
Mob.: 093100277786, 9013345786, 8130863786 **E-mail:** asadmiyan5@gmail.com

عرب اوپن یونیورسٹی (2002) ریاض
شہزادہ سلطان یونیورسٹی (2003) ریاض
دو شامی اور ندان سازی کا کالج (2004) ریاض
دارالعلوم یونیورسٹی (2005) ریاض
طلیبہ یونیورسٹی (2005) مدینہ
شہزادہ محمد یونیورسٹی (2006) انجیر
شاہ سعود بن عبدالحزیز یونیورسٹی برائے صحت (2005) ریاض
شہزادہ سلطان کالج برائے سیاحت (2007) جدہ
عفت کالج (1999) جدہ
دارالحکومت کالج (1999) جدہ
کالج برائے بزنس ایڈمنسٹریشن (2000) جدہ
شہزادہ سلطان ایوی ایشن اکیڈمی (2004) جدہ
ایہام کالج (2004) ریاض
دامینیکا لوجی کالج (دام)
جیٹیل انڈسٹریل کالج (1978) انجیل
جیٹیل ٹیکنیکل کالج (انجیل)
انٹی ٹیٹ اف پبلک ایڈمنسٹریشن (ریاض، جدہ، مکہ، دام)
جدہ کالج برائے اساتذہ (جدہ)
جدہ کالج برائے ٹیکنالوجی (1987) جدہ
مدینہ کالج برائے ٹیکنالوجی (1996) مدینہ
کالج برائے ٹیلی کام و انکسٹرکس (جدہ)
جدہ پرائیویٹ کالج (جدہ)
جدہ ہائیڈرو پاور کالج (جدہ)
جدہ کیوٹی کالج (جدہ)
الحدود الشمالیہ یونیورسٹی (حدود الشمالیہ)
تبوک یونیورسٹی (تبوک)
بطر جی میڈیکل کالج (جدہ)
قصیم میڈیکل کالج (قصیم)
سلیمان الراجی یونیورسٹی (مکہ)
ابن سینا نیشنل کالج برائے میڈیکل سٹڈیز (جدہ)
المجمع کیوٹی کالج (2002) مجمعہ
دام کیوٹی کالج (دام)
حضر الباطن کیوٹی کالج (1999) حضر الباطن

سعودی عرب کے کالج و جامعات

قیمتی قدرتی وسائل یونیورسٹی اور پیٹرولیم کی اعلیٰ تعلیم مہمیا کی جاسکے۔
1975ء میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ بعد ازاں 1986ء میں اسے شاہ فہد کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔
یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے البتہ اسلامیات اور عربی زبان کے مضامین عربی زبان ہی میں تعلیم کیے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی سائنس میں دوسرے سے تیسرے درجے تک جبکہ انجینئری میں تیسرے درجے اور فلسفہ کی سند تک تعلیم مہیا کرتی ہے۔ قابلیت کی پیمائش کا معیاری نظام 0 تا 4 تک پیمانے سے مایا جاتا ہے۔
نور الہدیٰ یونیورسٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی (2008) ٹول
قصیم یونیورسٹی (2004) بریدہ
طائف یونیورسٹی (2004) طائف
الجوف یونیورسٹی (2005) الجوف
جازان یونیورسٹی (2005) جازان
حائل یونیورسٹی (2006) حائل
الباہہ یونیورسٹی (2006) الباہہ
نجران یونیورسٹی (2006) نجران
یونیورسٹی کالج انجیل (2006) انجیل
بنیع صنق کالج (1989) بنیع
انفیسل یونیورسٹی (2007) ریاض

شاہ سعود یونیورسٹی (1957ء ریاض): شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب کی پہلی سرکاری یونیورسٹی ہے جو سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض میں واقع ہے۔ اسے 1957ء میں شاہ سعود بن عبد العزیز نے ریاض یونیورسٹی تعمیر کروایا تھا۔ اس کی تعمیر کا مقصد سعودی عرب میں ہنرمند افراد کی قلت پر قابو پانا تھا۔ 1982ء میں اس یونیورسٹی کا نام بدل کر شاہ سعود یونیورسٹی رکھ دیا گیا۔ شاہ سعود یونیورسٹی میں 65,000 طلبہ و طالبات ہیں۔ طالبات کے نظم و ضبط کے لیے الگ ہسٹل ہے، جبکہ ان کی کارکردگی کی نگرانی ایک مرکزی بورڈ کے تحت حلقہ بند دور نامہ کے ذریعے کی جاتی ہے جس میں خواتین عملہ یا مرد عملہ کا کوئی رکن شامل ہوتا ہے۔ یونیورسٹی طبی علوم، سماجی علوم اور شعبہ جاتی تعلیم کے مضامین میں مفت تعلیم مہیا کرتی ہے۔ درجہ اول کی سند کے مختلف شعبوں کا نصاب منتخب کردہ شعبہ کے حساب سے عربی اور انگریزی میں دستیاب ہے تاہم تقریباً بہت سے سائنسی مضامین عربی میں پڑھائے جاتے ہیں اور تمام عملہ عربی میں تدریس کرتا ہے۔ عرب کی یونیورسٹیوں میں سے اس یونیورسٹی کے علوم طب کے شعبہ جات بہت اچھے سمجھے جاتے ہیں۔

اسلامی یونیورسٹی (1961ء) مدینہ منورہ
شاہ عبد العزیز یونیورسٹی (1967ء) جدہ
امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی (1974ء) زہیب
(امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی (عربی: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية) سعودی عرب کے شہر ریاض میں ایک اسلامی یونیورسٹی ہے جس کا قیام 1953ء میں ہوا تھا۔
نور الہدیٰ یونیورسٹی (1975ء) دام
شاہ عبد العزیز یونیورسٹی برائے پیٹرولیم و معدنیات (1975ء) زہرہ
ام القریٰ یونیورسٹی (1979ء) مکہ المکرمہ
شاہ فہد یونیورسٹی (1998ء) آجہا:
(شاہ فہد یونیورسٹی برائے پیٹرولیم و معدنیات سعودی عرب کے شہر دھران میں واقع ایک سرکاری یونیورسٹی ہے۔ سعودی عرب کی یونیورسٹیوں میں سے یہ اپنے انجینئرنگ اور سائنسی شعبہ جات کی تعلیم کے لیے بہت مشہور ہے۔ عرب کے علاقہ میں واقع دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے یہ 200 ویں نمبر پر ہے۔ یہ مشرق وسطیٰ کی اہم آئی ٹی کے نام سے مشہور ہے۔ آغاز میں شاہ فہد یونیورسٹی برائے پیٹرولیم و معدنیات 23 ستمبر 1963ء کو سعودی شاہی فرمان کے تحت بطور کالج برائے پیٹرولیم و معدنیات کے طور پر بنائی گئی تاکہ سعودی عرب کے دو



ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
مناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

S and S International Extends its Warm Greetings and Heartiest

Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)

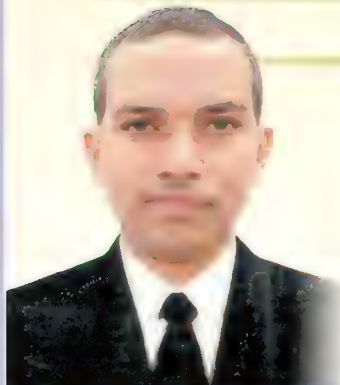
& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques



ايس ايند ايس انترنيشنل
للاستشارات الخاصة بالحدود
ترخيص من حكومة الهند وزارة الشؤون الخارجية
بي-1516/ديل/كوم/1000/5/9457/2018

S and S International
Consultants Pvt. Ltd.

Approved by Govt. of India Ministry of External Affairs
B-1516/DEL/COM/1000+5/9457/2018



Sabab Ali
Managing Director
+91 9899755141, 9540893422

151/2nd Floor, Saria Jullena, Okhla Road New Friends Colony, New Delhi-110025
Tel: +91-11-26911124, Email: sandsinternational.service@gmail.com



مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے انجینئر کمال محمد اسماعیل

گئے اور وہاں سے انھوں نے اسلامی فن تعمیر میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ پہلے انجینئر تھے جنھوں نے حرمین شریفین کے مجموعی ڈیزائن، توسیع کے منصوبے کی تعمیر کو چارج سنبھالا۔ ڈاکٹر اسماعیل کو شاہ فہد نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مساجد کے توسیعی منصوبے کی نگرانی اور ڈیزائن کرنے کو کہا تھا۔

محمد کمال نے الیکٹریکل، گنڈ، سنگ مرمر کے ٹھنڈے فرش اور فرش کو ڈھانپنے والی بڑی بڑی چھتر یوں کو متعارف کرانے کے لیے اپنے تجربے کا استعمال کیا۔ یہ آرکیٹیکچرل ڈیزائن منفرد تھا جس نے سعودی عرب کے گرم موسم میں لاکھوں عازمین حج کو راحت فراہم کی۔ اسلامی فن تعمیر میں مہارت اور وسیع تجربہ رکھنے کے باوجود انھوں نے مسلمانوں کے سب سے مقدس مقامات کی توسیع کے منصوبے اور ڈیزائن کے لیے کام کرتے ہوئے ایک رویہ بھی بطور معاوضہ لینے سے انکار کیا تھا۔

سعودی عرب کے بادشاہ شاہ فہد اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع کے لیے کام کرنے والی تعمیراتی سعودی عرب کی بڑی کمپنی بن لادن کی طرف سے انھیں اس مشکل اور طویل کام کا معاوضہ ادا کرنے کی کوشش کے باوجود انھوں نے اپنے انجینئرنگ ڈیزائن اور تعمیراتی نگرانی کے لیے کوئی رقم لینے سے انکار کر دیا تھا۔ انھیں جب حکام کی جانب سے اس کام

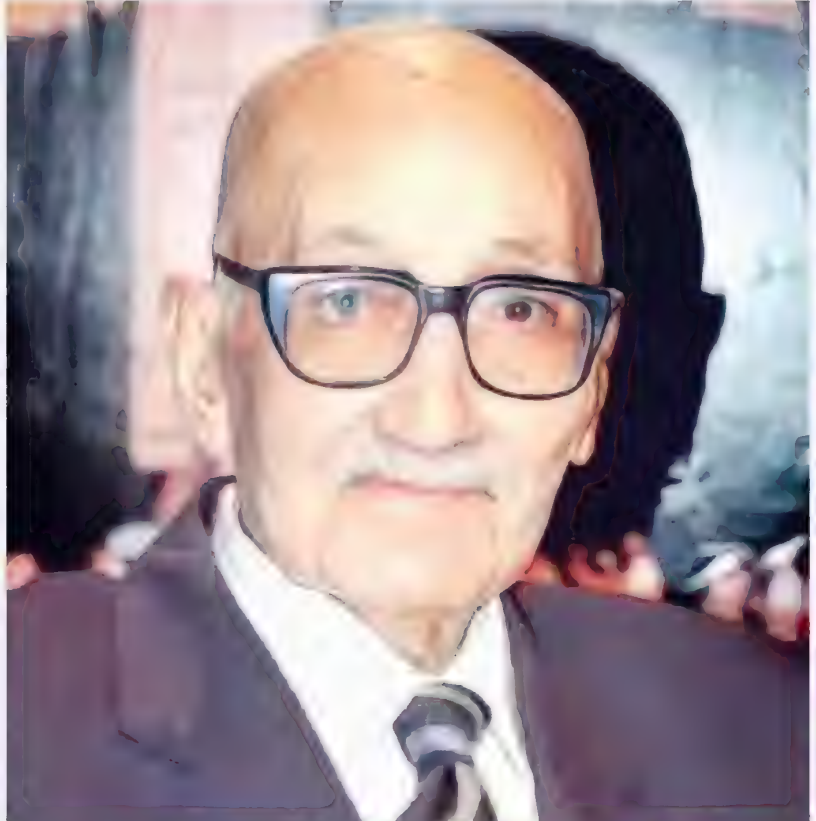
کے شہرہ بینہ میں واقع مسجد نبوی دنیا میں مسلمانوں کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے اور اسے پیغمبر اسلام کی زندگی میں ہیڈ کوارٹر کی حیثیت حاصل تھی۔ اسلامی روایات کے مطابق مسجد نبوی میں ادا کی گئی نماز کا ثواب مکہ میں خانہ کعبہ والی مسجد الحرام کے علاوہ کسی بھی دیگر مسجد میں ادا کی گئی نماز کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے۔ پیغمبر اسلام نے یہ مسجد مکہ سے اُس وقت یثرب کہلائے جانے والے شہر مدینہ ہجرت کرنے کے بعد تعمیر کروائی اور مسجد قبا کے بعد مدینہ میں تعمیر کی جانے والی یہ دوسری مسجد تھی۔ مکہ میں موجود مسجد الحرام ہو یا مدینہ کی مسجد نبوی دونوں مقامات مسلمانوں کے نزدیک بہت مذہبی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں سعودی عرب کے شاہ فہد کے دور میں ان دونوں اہم مساجد کی توسیع اور تعمیر نو کے ڈیزائن بنانے والا کون تھا؟ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی وسعت کے منصوبے کی تحت تعمیر نو اور ان کے ڈیزائن بنانے والے شخص کمال محمد اسماعیل ہیں جو سنہ 1908 میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ مصر کے ہائی سکول اور بعد ازاں رائل کالج آف انجینئرنگ سے گریجویٹیشن کرنے والے سب سے کم عمر طالب علم تھے۔ کمال محمد اسماعیل رائل کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسلامی فن تعمیر کی تعلیم حاصل کرنے پورپ

سعودی
عرب

کے عوض معاوضہ لینے کا کہا گیا تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ میں دنیا کے مقدس ترین مقامات پر اپنے کام کے سببے کیوں لوں، میں روز قیامت خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ انھوں نے اپنی جی زندگی میں زیادہ تر وقت عبادت میں گزارا۔ جب انھوں نے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ڈیزائن اور تعمیر نو کے معاوضے پر دستخط کیے تو اس وقت ان کی عمر 80 سال سے زیادہ تھی۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی پوری زندگی مقدس مقامات پر کام کرتے ہوئے گزاری۔

کمال محمد اسماعیل نے 44 سال کی عمر تک شادی نہیں کی تھی۔ ان کی بیوی نے مرنے سے پہلے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ کمال محمد نے اپنی زندگی کو عبادت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ انھوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ان کی وفات سنہ 2008 میں ہوئی۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ان کی تعمیر کردہ عمارتوں میں استعمال ہونے والا مواد نایاب ہے۔ محمد کمال اسماعیل کے فوف تعمیر میں جہاں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ڈیزائن اور توسیع کا منصوبہ شامل تھا وہیں ان کی جانب سے اس فن تعمیر میں سنگ مرمر اور چھتر یوں کے جدید استعمال نے حجاج کو جسدانی راحت بھی پہنچائی۔ اگر آپ کو ان مقدس مقامات کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سعودی عرب میں اگرچہ گرمی بہت ہے، لیکن مسجد الحرام کا فرش ٹھنڈا ہے اور اس کی فرش کے ٹھنڈے ہونے کی وجہ عمارت میں استعمال ہونے والا سفید سنگ مرمر ہے۔

ڈاکٹر کمال نے اس منصوبے کے لیے یونان جا کر یہ نایاب سنگ مرمر خرید لیا تھا۔ یہ اپنی غیر معمولی چمک اور سفید رنگ کے لیے جانا جاتا ہے اور گرم گھروں کو ٹھنڈا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو سعودی عرب کے بادشاہ نے ڈاکٹر کمال سے کہا تھا کہ وہ سفید سنگ مرمر کا استعمال کریں۔ ہر سال حج اور عمرہ کے فرائض ادا کرنے کے لیے آنے والے عازمین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ان مساجد کی توسیع کی گئی تھی۔



ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
عاشیة الیوم الوطنی للمملکة العربیة السعودیة
SIEG CONSULTANT Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to
H.M. King **Salman bin Abdul Aziz Al Saud**
(The Custodian of the Two Holy Mosques)
H.R.H. **Mohammad bin Salman Al Saud**
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)
H.E. **Mr. Jadd Bin Naif A. Alraqaas**
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



مختصر تعارف، سرگرمیاں، خصوصیات و امتیازات، عزائم اور ضروریات

ضلعی جمعیت اہل حدیث سداہار تھ نگر کی سرکاری جمعیت اہل حدیث ہند کی ایک ذیلی شاخ ہے، جو پورے ضلع میں جمعیت کے اہداف و مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے اور اپنے محدود وسائل کے ساتھ جماعت کی تعلیمی، دعوتی اور تنظیمی امور کا فائزہ انجام دے رہی ہے۔ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے جمعیت مسند و جدول میں میدانوں میں سرگرم ہے۔

جمعیت کے زیر اثران بیت المال کے قیام کا منصوبہ جاری ہے، احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

۱۔ خصوصیات و امتیازات:

- اسلام کی صحیح تفسیر و تشریح
- توحید و توحید کی دعوت اور متفرک و بدعات سے بچانے کی کوشش
- معاذ و اعمال و دونوں میں انتظام با کتاب والہ کی دعوت، اختلافات کے وقت کتاب و سنت پر اعتماد و انحصار
- تمام امور و معاملات میں احتدال کی دعوت
- باطل و فاسد و فطریات کی تردید و ایسا اسلام کے خلاف پیدا کیے ہوئے شکوک و شبہات کا زائل
- قبولیت اخراج و آکاش میں تحقیق و بحث
- اچھے کام اور سلطنت حاکمین کے نفع کی دعوت کا تاج
- معاشرتی بد اعمالی کا استقبال

عزائم و منصوبے اور اہم ضروریات:

- دعوتی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لیے کم از کم باغی و عامہ کا تقرر
- دعوت و تبلیغ کے لیے وسائل کی تلاش کی فرامی
- مدرسہ فخری املا و دامت
- مدرسہ فخری کے لیے کچھ اور ضروری دفتری سامانوں کی فرامی
- ضلعی سطح پر مساجد و مدارس کی ڈائریکٹری کی ترتیب
- ضلعی سطح پر علم و دعا اور خطبات کی فہرست سازی
- ضلعی سطح پر مساجد میں خطبات محمدی کیم
- بعض اہم اور قیمتی کتابوں کی طباعت و اشاعت
- رقای خدمات کی انجام دہی کے لیے بیت المال کا قیام
- باقاعدہ و داعش کی کالیہ اور اس کے لیے کتب کی فرامی

املا و دامت و غیرہ کے مراقات کا اتمام

مکاتب کے اساتذہ کی تدریس و صلاحت میں اضافہ کی خوش سے لگے، ہر ایک کے لیے ایک مکاتب کے مطالعہ کی ترغیب پر دو کام کا اتمام

تعلیمی پیدا کرنے کے مقصد سے مسند و جدول کے ذمہ داران کو بلاشبہ خیالات کی دعوت

۳۔ تنظیمی عمل:

- پورے ضلع میں تقریباً سو اہل حدیث کے ذمہ داران کو باہم جوڑنے کے لیے مقامی طور پر جمعیت سازی
- ضلع کے تمام اہل علم، اہل فکر، اہل ثروت اور ان کو باہم جوڑنے اور ان کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی کوشش
- ضلع کے تمام مدارس و مساجد کی ڈائریکٹری کی جاری
- موبائی جمعیت اور سرکاری جمعیت کے ہر دو کاموں اور منصوبوں کو مل جل کر جاری کرنا
- تمام طرح کا تعاون
- تمام دعوتی و جماعتی و مقامی جمعیت کو تنظیم و فعال بنانے کی ہر ممکن کوشش

۴۔ قریبی کھردار:

- جمعیت اہل حدیث مدارس کے اساتذہ و علم و دعا اور دانش جانشین جامعہ کی تدریس و صلاحت بڑھانے اور ان میں دعوتی اپہرٹ پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے تجربے سے باہمی فائدہ حاصل کرنے کی خوش سے ترقی پر دو کام کرتی ہے
- حساس اور اہم موضوعات پر عوام و خواص اور مدارس و مکاتب کے ذمہ داران کو تاج
- خیالات کی دعوت

۵۔ رفاہی خدمات:

- جمعیت کی کوشش ہے کہ ضلع کے اندر موجود خیر و مامکین کی مدد کی جائے ایام کی حفاظت، بچاؤں کی سرپرستی اور بیماروں اور مصیبت زدہ مسکینوں کا انعام و انعام اور بیماریاں اور ناگہانی آفات کے شکاروں کی غمگساری کی جائے اس کے لیے ضلعی

۱۔ دعوتی سرگرمیاں:

- جمعیت نے دعوتی عمل کو کل اور سامان بنانے کے لیے پورے ضلع کو (۲) محلوں میں تقسیم کر دیا ہے ہر محلوہ اپنے اپنے دائرہ میں دعوتی کام کرتا ہے۔ سبکی جمعیت کی سر مائی محلوں میں حضور و انبیاء کی تعلیمات کی دعوتی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ہر وقت ضرورت جمعیت اپنی طرف سے اس امر کو ملحوظ رکھتا ہے کہ دعوتی جاری کرتی ہے۔

مالیہ دعوتی کارکنوں کی یکجہت اور حضور و انبیاء کی پر دعوتی پروگراموں کا انعقاد

مساجد میں قرآن و حدیث کے دروس کا اتمام

باغی و تبلیغ کے ذریعہ گاؤں میں دعوت و تبلیغ

دعوتی سب و دلچسپی کی تیز مساجد میں دروس کے لیے کتابوں (تفہیم قرآن و تفسیر قرآن) کی فرامی

ضلع میں منصف ہونے والے جماعت کے دعوتی پروگراموں کی سرپرستی اور رہنمائی

۲۔ تعلیمی سرگرمیاں:

- ضلعی جمعیت اہل حدیث سداہار تھ ضلع کے اہل حدیث مکاتب کی اضافی سرپرستی کرتی ہے اور تعلیم و تربیت کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ان کی ہر ممکن رہنمائی کرتی ہے ان اہداف بنانے کے لیے جمعیت مسند و جدول میں خدمات انجام دے رہی ہے
- ضلع کے کئی تقریباً پانچ سو (۵۰۰) مکاتب و مدارس کی کیمپی اور اضافی سرپرستی
- جمعیت کے اہل علم و دانش کے ذریعہ ضلع کے کئی مکاتب و مدارس کا تعلیمی و تربیتی معائنہ
- پورے ضلع میں مکاتب کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لیے تعلیمی کوشش اور بچہ فریڈنگ پروگرام کا انعقاد

خوش اسے مدارس سے رابطہ کر کے تعلیم میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش

بچوں کے اندر تعلیمی جذبہ ابھارنے اور ان کی صلاحیت اجاگر کرنے کے لیے تعلیمی

معاہدوں و مساجدوں کا اتمام

مدارس کے طلبہ میں جوش و ولولہ پیدا کرنے کے لیے حضور قرآن کریم و حجیہ اور حضور



مولانا ذی اللہ مدنی
چشم علی جمعیت اہل حدیث
ضلع سداہار تھ نگر



مولانا محمد امجد مدنی
چشم علی جمعیت اہل حدیث
ضلع سداہار تھ نگر

ضلعی جمعیت اہل حدیث ضلع سداہار تھ نگر

کام سعودی شاہ فہد بن عبد العزیز کے دور میں ہوا۔

البعیت ڈیم اور خیر: خیر میں آثار قدیمہ کے متعدد باقیات ہیں جہاں زائرین رک کر ایک بار غور ضرور کرتے ہیں۔ اگرچہ تاریخی کہانیاں اس بارے میں مختلف ہیں کہ البعیت ڈیم کیسے بنایا گیا لیکن اس سے ڈیم کی شان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البعیت ڈیم، جسے صحیحہ ڈیم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کے بارے میں خیال ہے کہ یہ 3000 سال قبل شیبہ دور میں بنایا گیا تھا۔ یہ ڈیم بین کے ماریب ڈیم سے ملتا جلتا ہے۔ اس کی مضبوط چٹانیں حرث خیر کو دوسری طرف کے ڈیم کے پانی سے الگ کرتی ہیں۔ ڈیم کے سامنے کھڑے ہو کر آپ محسوس کریں گے کہ آپ ڈیم کی وسعت کے مقابلے میں کھٹے ہیں، کیونکہ یہ 50 میٹر اونچا، 250 میٹر لمبا اور 10 میٹر چوڑا ہے۔ ڈیم کے آس پاس کے علاقے کی نوعیت دیگر علاقوں سے مختلف ہے۔ یہاں کھجور اور دیگر پھلوں کے درخت موجود ہیں۔ ڈیم کی ساخت میں جو چیز آپ کی توجہ حاصل کرے گی وہ یہ ہے کہ اس میں پانی ٹکانے کے لیے دروازے نہیں ہیں اور اس کی سبز چھتیاں پتھر سے بنی ہیں جسے لوگ ڈیم سے نیچے اترنے کے لیے استعمال کرتے ہوں گے یا یہ پانی کی میٹائٹل کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ اس ڈیم کا کچھ حصہ مہدم ہو چکا ہے۔ ڈیم کی طرف جانے والی سڑک پکی ہے جس سے گاڑیوں تک رسائی آسان ہے۔

مسجد علی: مسجد علی کے علاقے میں واقع علی ابن ابی طالب مسجد مدینہ منورہ کے زائرین کے لیے ایک ایسی جگہ ہے جو اسلامی ثقافتی ورثے کو ظاہر کرتی ہے۔ اسے 706 سے 712 کے دوران تعمیر کیا گیا جس کی آخری تزئین و آرائش 1990 میں شاہ فہد ابن عبد العزیز آل سعود کے دور میں ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ گنبد ہیں۔ خیال ہے کہ پیغمبر اسلام نے اس مقام پر نماز عید ادا کی تھی اور پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد حضرت علی نے بھی یہاں عید کی نماز پڑھی تھی۔

جنت البقیع: جنت البقیع مدینہ منورہ میں سب سے قدیم اسلامی قبرستان ہے۔ یہاں اصحاب، اہل بیت اور کئی شخصیات مدفون ہیں۔ البقیع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں جنگی بیڑ پودے پائے جاتے ہوں۔ قبرستان کے شمال، مشرق اور مغربی اطراف میں تین دفنی دروازے ہیں۔ مسجد نبوی شریف کی آخری توسیع میں اس قبرستان اور مسجد نبوی کے درمیان مکانات کو مہدم کر دیا گیا تھا۔ مسجد نبوی شریف کے مشرقی سمت میں اب یہ البقیع قبرستان مسجد نبوی شریف کے خارجی حن سے مل چکا ہے۔

مدینہ کی تاریخی مساجد اور سیاحتی مقامات جو دیکھنے والوں کو اپنے سحر میں مبتلا کر لیتے ہیں

مدینہ سے ملاتی ہے۔ اس نے 1908 میں آپریٹ کرنا شروع کیا اور 1916 میں پہلی عالمی جنگ تک آپریشن جاری رہا۔ تاہم اسے نقصان پہنچا۔ مدینہ سے قریب ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت پر واقع العلا میں یہ پرانے تجارتی مقامات میں سے ایک ہے۔

مدائن صالح: حجاز ریلوے سٹیشن کے قریب مدائن صالح یا الحجر واقعہ سعودی عرب کا یہ مقام یونیسکو کی عالمی آثار قدیمہ کی فہرست میں شامل ہے جہاں پہلی صدی کے دوران سلطنت حبشی کی باقیات۔ پانی حبشی ہیں۔ سیاحوں کے لیے کھلے اس مقام پر 111 مقبرے ہیں جبکہ غاروں میں قدیم مصوری کے آثار ملتے ہیں۔

مرہ بن الزبیر کا محل: پہلی ہجری میں تعمیر ہونے والا یہ مقام اسلامی دور کے آغاز کی نشانیوں میں سے ہے جو مسجد نبوی سے قریب ساڑھے تین کلومیٹر دور ہے۔ اسے پتھروں کے تعمیر کیا گیا جن پر پٹی اور پستری کی ایک تہہ ہے۔ کچھ منزلوں پر اینٹوں کی ٹائلیں اور آتش فشاں کا پتھر لگا ہوا ہے۔ یہاں تین بڑے باغات، پرانے دور کے کمرے اور بچن ہیں جبکہ پانی کا کنواں بھی موجود ہے جس کے بارے میں خیال ہے کہ مکہ سے آنے والے مسافر یہیں سے پانی پیا کرتے تھے۔

مسجد قبلتین: مدینہ منورہ کے علاقے بوسلہ میں واقع اس مسجد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ دو ہجری کے دوران اس مسجد میں نماز کے دوران تھوہل قبلہ کا حکم ملا تھا۔ پیغمبر اسلام اور صحابہ نے نماز کے دوران اپنا رخ یروشلم میں بیت المقدس کی بجائے مکہ میں خان کعبہ کی طرف کر لیا تھا۔ چونکہ اس مسجد میں ایک ہی نماز دو مختلف قبلوں کی جانب رخ کر کے پڑھی گئی اس لیے اسے مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ مسجد کا داخلی حصہ قدوار ہے جبکہ خارجی حصے کی خرابی شال کی طرف ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے دور میں اس کی تعمیر نو ہوئی جبکہ تزئین و آرائش کا

لاکھوں مسلمان حج اور عمرے کے سلسلے میں مدینہ منورہ آتے ہیں جسے اسلام کا پہلا دار الخلافہ سمجھا جاتا ہے۔ مکہ کے بعد اس شہر کو اسلام کا دوسرا سب سے مقدس شہر مانا جاتا ہے جہاں پیغمبر اسلام کی تعمیر کردہ مسجد نبوی واقع ہے۔ سنہ 622 میں ہجرت کی گئی یہ مسجد آج بھی دنیا کی سب سے بڑی مساجد میں شمار کی جاتی ہے۔ اسی شہر میں اسلام کی پہلی مسجد مسجد قبا بھی واقع ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل اس شہر کا نام ثریب تھا جو اپنی تجارتی اور جغرافیائی اہمیت کے لیے جانا جاتا تھا اور یہاں پہاڑ، میدان، بھٹستان، سونے، چاندی اور تانبے کی کانیں تھیں۔ سعودی سیاحتی ویب سائٹ 'ورث سعودی' کے مطابق مسلمان اور غیر ملکی بغیر کسی روک ٹوک کے مدینہ کے سیاحتی مقامات کا دورہ کر سکتے ہیں۔ اور ان مقامات میں اہم جبل اُحد، جبل ذباب، جبل الرماہ (آرچرز ہل) اور جبل نور شامل ہیں۔ یہ تمام مقامات مذہبی اہمیت رکھتے ہیں۔ جبکہ مدینہ میں کئی میوزیم بھی واقع ہیں جہاں آپ اس شہر کی تاریخ پر نظر ڈال سکتے ہیں۔ ہم نے آپ کے لیے مدینہ کے بعض مقدس سیاحتی مقامات کی ایک فہرست تیار کی ہے۔

مسجد نبوی: مسجد نبوی سے صرف ساڑھے تین کلومیٹر دور مذہب اسلام کی پہلی مسجد واقع ہے جس کی بنیاد خود پیغمبر اسلام نے رکھی۔ خیال ہے کہ پیغمبر اسلام نے مدینہ داخل ہونے سے قبل قبا میں چار روز گزارے تھے اور مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ مسجد قبا میں نماز کی نیت سے جانے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے۔ بہت سے لوگ اس کی منزل و نیت تعمیر اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے اس کا دورہ کرتے ہیں۔ سفید گنبد کے ساتھ اس کے 47 میٹر اونچے چارمینار ہیں جن میں سے پہلے مینار کی تعمیر کو حضرت عمر ابن عبد العزیز سے منسوب کیا جاتا ہے۔

حجاز ریلوے: حجاز ریلوے کو 1900 میں تعمیر کیا گیا جو دمشق کو



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day
 بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
 We Extend Our Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 (The Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
 (The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

H.E. Mr. Jaddi Bin Naif A. Alraqaas
 (Charge d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)
 & H. E. Consul, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
 & all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai

VISION 2030

ITTIHAD TRAVEL SERVICES
Haj & Umrah Tour Packages
 International & Domestic Air Tickets & Visa Services

Mufti Wasiullah
Proprieter

Building No.9 , Basement, Sabir Apartment, Nizamuddin West, New Delhi-110013 (India)
 E-mail : ittihadtravel@gmail.com, Mob : +91-8450510251, +91-9355228822

ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day
 بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
 We Extend Our Warm Greeting and Heattiest
Congratulations to

H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 (Custodian of the Two Holy Mosques)

H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
 (The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)

His Royal Highness Mohammad bin Salman Al Saud
 The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
 Custodian of the Two Holy Mosques

Al Habibi Tours
Syed Mohammad Waris Habibi
Proprieter

Add. Shazade Market Karamat ki Chauki Kareli Alld U.P.
Mob. 9919453142, 9452836301, 9454079991
E-mail: syedwaris340@gmail.com

سعودی عرب انسانیت اور امن و شانتی کی ایک مثالی مملکت بانی مملکت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے لے کر اب تک سعودی حکومت کی اسلامی و انسانی خدمات ناقابل فراموش



اللہ کے چار صاحبزادے تھے جنہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ نجد میں ایک مثالی اسلامی سلطنت قائم کریں گے۔ امیر سعود بن محمد رحمہ اللہ کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام محمد بن سعود تھا۔ وہ درعیہ کے حکمران بنے اور انہوں نے اس علاقے کے معروف مصلح اور بے باک عالم دین شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی مدد سے درعیہ میں اپنی حکومت قائم کی اور آہستہ آہستہ اسے مستحکم کرنا شروع کیا۔ امیر محمد بن سعود اور شیخ محمد عبد الوہاب رحمہ اللہ کے درمیان 1745ء میں ایک تاریخی ملاقات ہوئی جس میں دونوں نے عہد کیا کہ اگر کسی وقت امیر محمد بن سعود نجد و حجاز میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تو وہاں وہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے توسط سے صحیح اسلامی عقائد کو رائج کریں گے۔ 1765ء میں امیر محمد بن سعود اور 1791ء میں شیخ محمد بن عبد الوہاب کی وفات ہوئی۔ اس وقت تک جزیرہ نما عرب کے بیشتر علاقے پر آل سعود خاندان کی حکمرانی قائم ہو چکی تھی۔ امیر محمد بن سعود رحمہ اللہ کے بعد امام عبدالعزیز علاقے کے حکمران بنے مگر 1803ء میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ امام عبدالعزیز کے بعد ان کے بیٹے امیر سعود بن عبد العزیز حکمران بنے جو 1814ء میں وفات پا گئے۔ امیر سعود کے بیٹے عبداللہ ایک بڑے عالم دین بھی تھے۔ ان کے دور حکمرانی میں ان کے علاقے کا ایک بڑا حصہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا اور درعیہ سلطنت عثمانیہ کے زیر نگین آ گیا۔ امام عبداللہ بن سعود قیدی بنا لیے گئے اور انہیں استنبول لے جا کر پھانسی دیکر سزائے موت دے دی گئی۔ مگر جلد ہی ان کے بھائی مشاری بن سعود اپنی حکومت واپس لینے میں کامیاب ہو گئے مگر وہ زیادہ عرصے تک حکمرانی نہ کر سکے اور ان کا علاقہ دوبارہ سلطنت عثمانیہ کے قبضے میں چلا گیا۔ اس کے بعد ان کے بیٹے شہزادہ ترکی بن عبداللہ ریاض کو فتح کرنے میں کامیاب رہے، جس پر وہ 1824ء سے 1835ء تک برسر اقتدار رہے۔ اگلی کئی دہائیوں تک جزیرہ نما عرب پر تسلط کے لیے مصر، سلطنت عثمانیہ اور دیگر عرب قبائل میں تصادم ہوتے رہے۔ اس خاندان کے ایک حکمران



سعودی عرب دنیا کے نقشے میں ایک مضبوط پسمنظر اور انسانیت نوازی کے لیے مشہور و معروف ہے۔ یہ عالم اسلام اور عالم عرب کی ایک طاقتور اسلامی، انسانی، عدل و انصاف کی حکمرانی اور امن و شانتی کی نمائندگی کرنے والی مثالی مملکت ہے۔ یہاں ہر سواں دامن کا دور دورہ اور اور عدل و انصاف کا غلبہ ہے۔ سعودی حکومت نے حالیہ برسوں میں تعلیم، صحت اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے مثال ترقی کے ساتھ انسانیت و شانتی کے فروغ اور اپنے موطنین و مقیمین کی فلاح و بہبود کے لیے ہر محاذ پر قابل قدر کامیابی حاصل کی ہے، وہشت کروڑ کے خاتمہ اور پوری دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے میں اس مملکت کی کاوشیں بے مثال ہیں۔ اسکی تاسیس و قیام کی تاریخ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو معلوم پڑتا ہے کہ اس کے بانی یوں تو شاہ عبدالعزیز بن عبد الرحمن آل سعود ہیں جو 15 جنوری 1877ء کو پیدا ہوئے تھے مگر اس سلطنت کے قیام کی جدوجہد کا آغاز 18 ویں صدی میں ہی ہو گیا تھا، اس زمانے میں نجد میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور قبائل قائم تھیں اور ہر ریاست کا الگ الگ حکمران ہوتا تھا۔ 1725ء میں آل سعود خاندان کے سربراہ امیر سعود بن محمد بن مقرن رحمہ اللہ کی وفات ہوئی، امیر سعود بن محمد رحمہ

کہ وہ ترکوں کے خلاف جنگ کا اعلان کریں۔ 15 دسمبر 1916ء کو حکومت برطانیہ نے حسین کو شاہ حجاز تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اسی دوران امیر عبدالعزیز ابن عبد الرحمن آل سعود نے شریعت عرب کا ایک بڑا حصہ سخر کر لیا اور دیر سے دیرے حجاز کی طرف رخ کرنا شروع کر دیا، چنانچہ 5 ستمبر 1924ء کو انہوں نے حجاز کو بھی فتح کر لیا۔ حجاز کے علاقے میں قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ ختم ہو گئی اس لئے حجازی عوام نے نیک اور صالح شخص امیر عبدالعزیز بن عبد الرحمن کا ساتھ دیا اور شریف مکہ شاہ حسین نے حکومت سے دست بردار ہو کر اپنے بیٹے علی کو شاہ حجاز بنا دیا۔ مگر امیر عبدالعزیز کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی اور عوامی مقبولیت و تائید کے باعث انہیں بھی اپنا تخت چھوڑنا پڑا۔ 13 اکتوبر 1924ء کو شاہ عبدالعزیز نے مکہ معظمہ بھی فتح کر لیا۔ 5 دسمبر 1925ء کو انہوں نے مدینہ کا اقتدار بھی حاصل کر لیا۔ جسکی وجہ سے 19 نومبر 1925ء کو شریف مکہ علی نے اقتدار سے مکمل دستبرداری کا اعلان کیا اور یوں جدہ بھی شاہ عبدالعزیز کے زیر نگین ہو گیا۔ 8 جنوری 1926ء کو شاہ حجاز عبدالعزیز ابن عبد الرحمن آل سعود نے ایک خصوصی تقریب میں مملکت نجد و حجاز کے مکمل اختیارات سنبھالنے کا اعلان کر دیا۔ شاہ عبدالعزیز کی طاقت

امام عبدالرحمن تھے، جو 1889ء میں بیعت لینے میں کامیاب ہوئے۔ امام عبدالرحمن کے بیٹے شاہ عبدالعزیز تھے جو ایک مخلص، توحید پرست، بہادر، پیاد، نڈر اور مہم جو شخصیت تھے، 1900ء میں انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں ہی ان کی کھوئی ہوئی سلطنت واپس لینے اور اسے وسعت دینے کی کوششیں شروع کر دیں۔ 1902ء میں انہوں نے ریاض شہر واپس فتح کر لیا اور اسے اپنی امارت کا دار الحکومت قرار دیا۔ اور اسی طرح یکے بعد دیگرے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے انہوں نے الاحساء، قطیف اور نجد کے متعدد علاقوں کو بھی اپنی امارت میں شامل کر لیا۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری دور میں حجاز پر (جس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاقے شامل تھے) شریف مکہ حسین کی حکمرانی تھی، جنہوں نے 5 جون 1916ء کو ترکی کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا۔ حسین کو نہ صرف عربوں کے مختلف قبائل کی بلکہ برطانیہ کی تائید بھی حاصل تھی۔ 7 جون 1916ء کو شریف مکہ حسین نے حجاز کی آزادی کا اعلان کیا۔ 21 جون کو مکہ پر ان کا قبضہ مکمل ہوا اور 29 اکتوبر کو انہوں نے پورے عرب کا حکمران ہونے کا باضابطہ اعلان کر دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے تمام عربوں کو دعوت دی



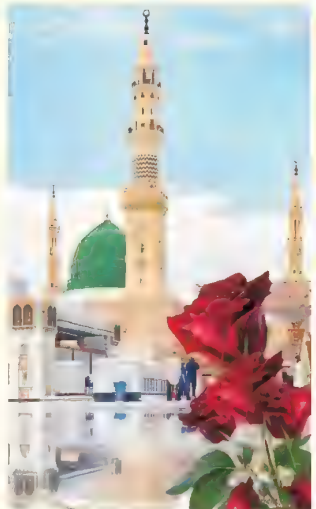
اور مقبولیت کے پیش نظر 20 مئی 1927ء کو برطانیہ نے تمام مقبوضہ علاقوں پر جو اس وقت مملکت حجاز و نجد کہلاتے تھے انکی حکمرانی کو تسلیم کر لیا۔ پورے نجد و حجاز پر مکمل حکمرانی اور کنٹرول کے بعد ایک ایسے نام کی حاجت محسوس ہوئی جو صدیوں کی جد جہد اور خاندان کی قربانیوں کا کس جملیل ہو، چنانچہ 23 ستمبر 1932ء کو شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی حکومت کا نام مملکت العربیہ السعودیہ رکھ دیا۔ جسے پوری دنیا نے تسلیم کر لیا۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسے قرآن و سنت کے مطابق چلانے اور خلافت راشدہ کی طرز حکمرانی کی طرح آگے لے جانے کا اعلان کر دیا، حدود و قصاص کا نفاذ شروع ہو گیا، توحید و سنت کا چرچا عام ہو گیا، ہر طرف عدل و انصاف کا بول بالا ہونے لگا اور اس طرح پورے حجاز اور نجد کے علاقوں میں پھیلی ہوئی شرک و بدعت اور سماجی انارکی کا خاتمہ ہوا اور مکمل طریقے سے پوری سلطنت میں ہر سوا من و امان اور شانتی و اطمینان کا بول بالا ہو گیا۔ قرآن و سنت کی بالادستی اور توحید کی حقیقی دعوت اور اخلاص و ایمان داری نیز عدل و انصاف کی حکمرانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ریگستان کے اس علاقے کو لالہ زار کر دیا اور دیکھتے دیکھتے ہر طرف پھول کے ذخائر کی نشاندہی ہونے لگی جس کی وجہ سے 1933ء میں شاہ عبدالعزیز نے کیلیفورنیا پٹرولیم کمپنی کے ساتھ تیل نکالنے کا معاہدہ کیا۔ ابتدائی چند برس جدوجہد میں بے گھر ہوئے مگر 1938ء میں جب کیلیفورنیا پٹرولیم کمپنی کے ماہرین نے ناکام ہو کر ملک لوٹنے ہی والے تھے کہ اچانک ایک ایک کنویں سے خزان ابل پڑا اور اتنا تیل

انسانی اعمال آپ ذر سے کھسے جانے کے قابل ہیں۔ اللہ کرے اسکے سخی دل اور توحید پرست حکمراں دنیا کی قیادت و سیادت میں اور آگے بڑھیں اور تیر و انسانیت اور دعوت توحید سنت کا کام پوری دنیا تک اسی طرح پھونچتا رہے۔ چونکہ 23 ستمبر 1932ء میں شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نجد و حجاز کے علاقوں کو متحد کر کے مملکت سعودی عرب نام رکھ کر پوری دنیا میں اسے تسلیم کروایا تھا اسی لیے اس دن کو ایوم الوطنی یعنی قومی دن مقرر کر دیا گیا، اسی مناسبت سے ہر سال 23 ستمبر کو مختلف قسم کی تقریبات اور ضیافتی محفلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ تاریخ کو یاد کیا جاسکے۔ ہندوستان کے معروف داعی اور جامعہ رحمانیہ کاندھلوی، ممبئی کے شیخ الحدیث مولانا عبدالکیم مدنی نے سعودی نیشنل ڈی کی مناسبت پر سعودی عرب کے مجلس حکمرانوں اور وہاں کے تمام عوام و خواص کو مبارکبادی دیتے ہوئے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ مملکت کی حفاظت فرمائے اور اسکی خدمات و قربانیوں کا بہترین بدلہ ہمیں دینا و آخرت میں عطا فرمائے اور اس کا جھنڈا ہمیشہ لہراتا، چمکتا اور آسمان کی بلندیوں کو چھوتا رہے۔

□♦□

تعمیر و توسیع ہی انکی نیک نامی اور سلطنت کی شہرت کے لئے کافی ہے۔ آج سعودی عرب پوری دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے ساتھ ارحاب و دھشت گردی کی تمام شکلوں کو مٹانے اور انسانیت و اخلاق مندی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور پوری دنیا میں دعوت توحید کو عام کرنے میں اپنی ایک شناخت اور مثال رکھتا ہے، اور حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو سعودی عرب ایک مثالی مملکت اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کی ایک دھڑکن بن چکا ہے، لاکھوں لوگ وہاں روزگار اور تجارت سے جڑے ہوئے ہیں، اور عالم عرب و اسلام بلکہ پوری دنیا پر آنے والی قدرتی آفات و مصائب میں سعودی حکومت اور اسکے حکمران سب سے پہلے مدد کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ پوری دنیا میں آنے والے زلزلے، حوادث اور طوفانوں سے تباہ حال انسانیت کی مدد میں سعودی عرب اور ان کی خدمات سر فہرست ہیں۔ غزہ اور فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مالی امداد اور اسی طریقے سے مراکش، ترکی اور دیگر ممالک میں آئے ہوئے زلزلے، سیلاب اور دیگر حوادث کے وقت نیز ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں لاک ڈاؤن اور کروڑوں کی مہماری کے وقت آسجین کی فراہمی جیسے

یہ نکلا کہ جس پر وہ ماہرین خود بھی دنگ رہ گئے۔ یہ واقعہ نہ صرف سعودی حکمرانوں اور کیلیفورنیا کمپنی کے لیے حیران کن تھا بلکہ پورے جزیرہ نما عرب کے لیے ایک معجزہ تھا۔ تیل کی دریافت نے سعودی عرب کو معاشی طور پر زبردست استحکام بخشا اور مملکت میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا۔ 9 نومبر 1953ء کو شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ وغفرلہ۔ انکے بعد کیے بعد دیگرے انکے جھاندیدہ اور نیک و صالح بیٹے حکمراں بننے رہے، موجودہ حکمران شاہ عبدالعزیز کے لائق و فائق بیٹے شاہ سلمان اور انکے جواں سال ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود - ایدہم اللہ - نے تو ہر میدان میں باندیوں کے جھنڈے گاڑ دئے ہیں اور تیل کی قدرتی دولت پر انحصار نہ کرتے ہوئے ویشن 2030ء کے ذریعہ معاشی استحکام کے دوسرے ذرائع تلاش کرنے کا حدف مقرر کیا ہے جسکے نتیجہ میں ملک معاشی ترقی کے ساتھ ہر میدان میں باندیوں کو چھو رہا ہے اور اپنی ہمہ جہت اسلامی سوچ اور انسانی خدمات کی وجہ سے صف اول میں شمار کیے جانے لگا ہے اور اگر کچھ نہ بھی ہو تو حجاج کرام کی صحیح معیاری خدمت اور حرمین شریفین کی اعلیٰ



مملکت سعودی عرب کی خصوصیات

کی قیادت کی رہنمائی کتاب وسنت کے منہج کی طرف کیا ہے، انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مشورہ دیا ہے، یہ علماء اپنے حکمرانوں کو دھوکہ میں نہیں رکھتے بلکہ ان کے ساتھ خاصانہ سلوک اختیار کرتے ہیں، یہ علماء اپنے خطبات، مواعظ، کتب اور فتاویٰ کے ذریعہ اپنے ملک کی رعایا و عوام سے بھی خیر خواہانہ معاملہ کرتے ہیں، انہیں خیر پر قائم رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اور ہر طرح کے فتنہ و فساد سے انہیں دور رکھنے کی تلقین کرتے ہیں، یہاں کے علماء یہاں کے حکمرانوں کے بڑے معاملے کے مانند ہیں، ان سے حکمران چھوٹے بڑے معاملے میں مشورے لیتے ہیں، ان پر کوئی دباؤ نہیں ہوتا تا کہ وہ حکمرانوں کی مرضی کے مطابق فتویٰ دیں یا مشورہ

دیں۔ سعودی علماء کی پوری دنیا میں اپنی منفرد پہچان اور منفرد مثال ہے، پوری دنیا میں ان کے ذریعہ جو کچھ ملتی بچتی رہا ہے اس کی مثال اسلامی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے، اللہ نے اس کے ذریعہ لاکھوں لاکھ لوگوں کو ہدایت دیا ہے، جغرافیائی حدود سے بالاتر ہو کر ان کی کاوشیں افریقہ، امریکہ اور پورے ایشیا کو محیط ہیں، مختلف زبانوں اور مختلف شکلوں میں ان کی خدمات پائی جاتی ہیں، یہ لوگ حکومت اور مملکت کے لئے جتنی خزانہ ہیں۔ ان کی حکومت سلفی دعوت کے لئے مشہور ہے، جو لوگ ان کا برا چاہتے ہیں وہ پوری مملکت کے لئے بدخواہ ہیں ایسے لوگ سلفی دعوت کا بدلہ ڈھونڈ رہے ہیں جو انہیں بددلت گردی، تحقیر، بیت، فتنہ و فساد ہنگامے کی دعوت اور مغرب کی الجادی منہج کی دعوت دے۔ منہجیت اس ملک کی اہم ترین خصوصیات میں سے ہے، یہاں کی منہجیت اس ہے، یعنی سعودی حکومت اپنے اپنے قیام کے تینوں مراحل میں سلف صالحین کے منہج کی پیروی کرتی ہے، اس نے دین کے دو اہم و اساسی مصدر قرآن و سنت ہی سے ہمیشہ استمداد کیا ہے، کسی دوسرے منہج کا ان کے یہاں کوئی اعتبار نہیں ہے، تمام تر مناجات خواہ وہ سیاسی ہوں، ہسپتالیہ ہوں، عقلمانی ہوں، انقلابی اور مسلکی ہوں، اتحاد ہوں یا مغربی ہوں سب مناجات منہج سلف صالحین کے سامنے مرفوع و مردود ہیں، صرف اور صرف سلفی منہج ان کے نزدیک معتبر اور مسلم ہے۔ اس کی منہجیت ایک جھلک ہے یہ کہ اس نے اپنے اصول و قواعد اور حکومتی انتظام کے لئے اسلامی شریعت کو اپنی بنیاد بن لیا ہے، اسی پر اسے خیر ہے حال میں وہ اس سے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں، جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے انہیں معلوم ہے کہ جتنے بے رحم سے تک یہ حکومت اپنے اصولوں پر سختی سے قائم رہی ہے مسلمانوں کی کوئی حکومت اتنی مدت قائم نہیں رہی ہے، کتنے مسلم ممالک اسے جو قائم ہوئے اور گر گئے، ان کے حکمرانوں کی خواہشات میں اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو وہاں کے نظام حکومت میں تبدیلی آگئی



وہاں کیلئے اپنے سخاوت کے دروازے کھول دئے، وہاں اس واستقرار کے لئے پوری کوشش کیا، ان کے حقوق کی بازیابی کیلئے آواز اٹھائی، تا کہ لوگ عزت و سکون کی زندگی جی سکیں۔ وہیں عربین شریفین اور حجاج کی ایسی بے مثالی خدمت کیا جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس ملک کی ایک خاص قابلیت اور صلاحیت یہ ہے کہ اگر مسلمان کسی ملک میں ظلم، مجبورہ اور قہور ہیں، تو یہ ملک ان کی خیر گیری میں قطعاً پیچھے نہیں رہتا ہے۔ مختصر یہ کہ لیس کہ سیاسی، سماجی، اقتصادی، دینی قیادت کردار برائے اعتبار سے اس ملک میں یہ صلاحیت اور قابلیت ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، اس کی ترقی و بہبود کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کیا جائے کیونکہ یہ ملک مہبط وحی ہے، اور حرمین شریفین کی نگہداشت انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

(۲) صالح قیادت: اس ملک کی سب سے خاص اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسے صالح قیادت میسر ہے، اس کے اہداف و مقاصد میں صالحیت جھلکتی ہے، منہج و مسلک میں صالحیت ہے، آپسی الفت و محبت کی فضا پیدا کرنے میں صالحیت ہے، یہاں کوئی فرقہ بندی نہیں ہے، ہر طرح کے اشتقاق اور گھنچھپاتائی سے یہ ملک پاک ہے، یہاں کوئی ہنگامہ اور جمہوریت نہیں ہے، یہاں نہ تو انقلابات ہیں اور نہ ہی سازشیں ہیں، کرسی کا جھگڑا نہیں ہے، وزارتوں کے بتوارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ساری بستیاں خواہ وہ گاؤں کی شکل میں قبیلوں کی شکل میں یا ریاستوں کی شکل میں ہوں سب باہم سیر و فکر سے زندگی گزارتے ہیں، متاعب کا تبادلہ بلا کسی اختلاف اور نزاع کے مضبوط طریقوں سے ہوتا رہتا ہے، ہر معاملہ میں ان کے یہاں وقار و تہذیب اور متانت ہے، بصیرت ہے، صبر ہے، خیر خواہی ہے، شورا نیت ہے، دین ہے، تقویٰ ہے، امانت ہے، یہاں کی تمام تر سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی سرگرمیوں کا منہج جو کچھ ساری چیزیں ہیں۔

(۳) مخلص علماء: یہ اس ملک کی خوش قسمتی رہی ہے کہ مخلص دین پسند اور پرہیزگار علماء نے ہمیشہ یہاں

کیا جائے، تا کہ وہ دنیا اور اس کے باشندے چین و سکون سے زندگی گزار سکیں، چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے انتھک جدوجہد کیا اور آنے والے دنوں میں ان کی یہ کاوشیں رنگ بھی لائیں، ملک، رعایا، امن ہر چیز پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوئے کہ بعد کے ایام میں مفسدین، مجرمین کی طرف سے ان کے نصب العین اور طریقہ حکومت پر چھینٹا شی کی جاتی رہی، تاہم یہ حکومت جن خصوصیات کی حامل رہی ہیں اس مضمون میں اختصار کے ساتھ اسے ذکر کر رہے ہوں:

(۱) قابلیت و صلاحیت: اس ملک کی قابلیت و صلاحیت مختلف اعتبار سے مسلم ہے، بہت سی آندھیاں آئیں، اور مختلف طرح کے طوفان ملکی و بین الاقوامی اس پر ابھرے لیکن اس ملک میں یہ صلاحیت رہی کہ اس نے سب کو بڑی ہی خوش اسلوبی سے برداشت کر لیا، مجبور کے ایک درخت کے بانٹنا پتی جڑوں پر مضبوطی کے ساتھ کھڑا رہا ہے کوئی اکھاڑ نہیں رکھا جبکہ دیگر ممالک کی چوٹیں ہل گئیں، ان کا جغرافیہ بدل گیا، ان کے اہداف اور شخصیت میں تبدیلی آگئی، ان کی تہذیب اور زبان تک میں تبدیلی آگئی، قیادتیں تبدیل کیا ہوئیں انہوں نے اپنے نقوش بدل دئے، لیکن یہ ملک سلف صالحین کے منہج پر پرواز ادا سے مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رہا، اس ملک نے اپنی خدا داد صلاحیت کو ہر محاذ پر اجاگر کیا، اور اسلامی و انسانی ذمہ داری کو ہر اس جگہ بھرا یا جہاں کسی بھی طرح مسلم امت کو فائدہ پہنچانا مقصود تھا۔ بلکہ یوں کہہ لیں کہ ان تمام تر انسانی خدمات کو یوں جاسل نہ جانے میں اپنے جیسے دیگر تمام تر مسلم ممالک پر ہیقت حاصل رہی ہے۔ عام مسلمانوں کو وہ کسی بھی ملک میں ہوں فائدہ پہنچانے میں تمام تر تعلیمی نیز صحت عامہ اور آباد کاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، علم و دعوت کے قائلوں کی قیادت کیا۔ مساجد کی تعمیر و آباد کاری میں حصہ لیا، اسلامی مراکز قائم کئے، مظلوموں اور بے پردہ کار کو لوگوں کا پورا پورا تعاون کیا ہے، اگر کوئی انسانی آبادی آفتوں، زلزلوں اور سیلاب کا شکار ہوئی تو



عبدالمعین عبدالوہاب المدنی

مملکت سعودی عرب جزیرہ نمائے عرب کے ۸۰ فیصد رقبے پر مشتمل ہے، متحدہ عرب امارات، عمان اور یمن کے ساتھ شملک ملک کی سرحدوں کا بڑا حصہ غیر متعین ہے اس لئے ملک کا مین دروست رقبہ اب بھی نامعلوم ہے سعودی حکومت کے اندازوں کے مطابق مملکت کا ۲۲ لاکھ ۱۷ ہزار ۹۳۹ مربع کلومیٹر ہے، سعودی عرب رقبے کے لحاظ سے دنیا کے ۱۵ بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ مملکت کا جغرافیہ مختلف نوعیت کا حال ہے، غریبی ساحلی علاقہ (الہلیہ) سے زمین سطح سمندر سے بلند ہونا شروع ہوتی ہے اور ایک طویل پہاڑی سلسلے (جبل حجاز) تک جاتی ہے، جس کے بعد عربی علاقہ ہے، جنوب مغربی صحیر خطے میں پہاڑوں کی پلانی ۳۳ ہزار مربع رقبہ ہے اور یہ ملک کے سب سے زیادہ سرسبز اور خوشگوار موسم کا حال علاقہ ہے یہاں طائف اور ابھار جیسے تقریبی مقامات قائم ہیں، خلیج فارس کے ساتھ ساتھ قائم مشرقی علاقہ بنیادی طور پر پتھر یا اور پتھلا ہے، معروف علاقہ ”سرخ لٹائی“ ملک کے جنوبی خطے میں ہے اور صحرائی علاقہ کے باعث یہاں آبادی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے مملکت کا تقریباً تمام حصہ صحرائی و نیم صحرائی علاقے پر مشتمل ہے اور صرف ۲ فیصد رقبہ قابل کاشت ہے بڑی آبادیاں صرف مشرقی اور مغربی ساحلوں یعنی ہفوف اور بڑہ جیسے نخلستانوں میں موجود ہیں، یہاں سال بھر پینے والا کوئی دریا یا جھیل موجود نہیں ہے۔ مملکت سعودی عرب کے قیام کا اعلان ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ہوا اور اس کے موجودہ دستور حکومت کی منظوری ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء میں ہوئی (دیکھئے: سعودی عرب آزادہ دائرہ المعارف ویکیپیڈیا) جغرافیائی اعتبار سے یہ مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا ملک ہے، اس کی سرحدیں سات فکروہ ممالک اور تین آبی اجسام (خلیج عربی، بحر احمر، اور خلیج عقبہ) سے ملتی ہیں محل وقوع کے علاوہ درج ذیل حقائق سعودی عرب کی خصوصیات کو عالم اسلام ہی نہیں پوری دنیا میں منفرد مقام عطا کرتے ہیں، چنانچہ سعودی عرب کی تائیں جن چیزوں، واقعوں اور باغیظروں کے ہاتھوں ہوئی تھی انہوں نے اس کی تائیں خالص کتاب وسنت کی بنیادوں پر کیا تھا اور ان میں وہ تمام صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک اسلامی ملک کے قیام کے لئے مطلوب ہیں، اس ملک کی تائیں کے پس پردہ ان کا ایک ہی مقصد تھا کہ اسلامی مصالح بروئے کار لائے جائیں اور تمام تر مقاصد کا ازالہ

■ مخصوص علمی، محنت اور کتب مصداق مروجہ کتب کو رونا پھر انہیں داخل دفاتر مملکت میں بلا قیمت تقسیم کرنا، تاکہ مختلف صالین کی منہج کی حفاظت ہو سکے۔

■ تقاضے اور قرآن کے مختلف بابوں میں تراجم کو طبع کروانا پھر سفارت خانوں کے توسط سے اتنی بھاری تعداد میں تقسیم کرنا تاہن میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

■ الشریعہ کے مختلف مراحل میں دینی مواد کی تدبیر پر سے ملک کی سطح پر، یعنی منہج تدبیر میں توجہ، تدبیر، فقہ، حدیث اور سیرت کے سادوں کو مثال کرنا۔

■ تعلیم کے میدان میں انہوں اور لڑکیوں کیلئے الگ الگ درس گاہیں قائم کرنا۔

■ مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ کا قیام اور مختلف تعلیمی مراحل متوسط سے B.A., M.A. تک کی تعلیم کا دروازہ پوری دنیا کے طلبہ کے لئے کھول دینا۔

■ مساجد کی تدبیر مملکت اور پوری دنیا میں۔

■ داخل ملک اور خارج ملک دینی مراکز اور شعبہ تحفیظ القرآن بکرم کو قائم کرنا۔

■ ملکی خرچ پر ہزاروں ہزار مبلغین اسلام اور دعا کو پوری دنیا میں بھیجا۔

■ مسلمانوں کی سماجی و دینی حالت کا جائزہ لینے اور ان کی خدمت کے لئے رابطہ الاسلام اسلام آباد کا قیام۔

■ ندوۃ العلماء اسلامیہ ادارہ کے توسط سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت انجام دینا۔

■ حدیث کبارہ العلماء کو ملکی سطح پر منظر کرنا مملکت کی رعایا اور حکومت کی دینی رہنمائی کر کے اور خاص طور سے جب ملک کو بحری حالات و دیکھیں ہوں تو لوگ سمجھ مشورہ دیں۔

■ اس ملک کے سفارتخانوں میں ملحق شیعہ ائمہ دینی کا شعبہ قائم کرنا۔

■ حجاج کرام کی خدمت کے لئے ادارۃ الحرمین اشریفین کا قیام۔

■ وزارت اعلیٰ الاسلامیہ والدعوت والا ارشاد اور قرآن کی طباعت کے لئے مجمع الملک فہد کا قیام۔

■ دعوت الی اللہ کے میدان میں مختلف خشکیں ہیں جنہیں یہ ملک بحسن و خوبی انجام دے رہی ہے اگر ایک پلڑے میں سعودی عرب کی دینی خدمات کو رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں دنیا کے تمام ممالک کی دینی خدمات کو سعودی عرب کا پلڑا جک جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے خیانت کاروں کی خیانت اور حاسدین کے نظربد سے بچائے۔

■ درحقیقت اس مملکت میں خوبوں کا پہلو برحقا ہے غالب ہے، خامیاں اور کمیاں کس کے اندر نہیں ہیں، اگر کچھ خامیاں ہیں تو اللہ اس کی اصلاح فرما دے اور توجہ و منت کی بنیادوں پر اسے ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ یہ چند خصوصیات ہیں جن کو ذکر کیا گیا، حالانکہ اور بھی اس ملک کی بہت ساری خصوصیات ہیں۔

سب سے ممتاز حکومت ہے، اور لوگوں کو حق پہنچاتا ہے کہ ایسی حکومت کی قیادت کی وہ اطاعت و تابعداری کریں اور ان کے ساتھ خیر رکھیں گا کہ برتاؤ کریں، لیکن اگر فطرت میں کاڑا جائے سلیطے بدل جائیں، نو زائیدہ افکار انہیں منہج کر دیں تو اسے فطری حالت نہیں کہیں گے بلکہ اسے بگڑی ہوئی حالت سے تعمیر کیا جائے گا، اور جب ایسا کاڑا عام ہو جائے گا تو لوگ اس کا متبادل و حلیہ نہیں گے اور اس وقت ناخواندہ اور کم فہم لوگوں کا قبضہ مناصب پر عام ہو جائے گا۔

■ اللہ اللہ اس ملک میں عدل و انصاف کی مکمل حکمرانی ہے، بلا قیمت اور بلا کسی خیانت و دباؤ کے لوگ عدل و انصاف کو بارے ہیں، اس لئے کہ شریعت نے انہیں یہ توجہ دے دی ہے، کوئی آدمی یہاں کسی کے حق کو نہیں مار سکتا ہے، عدل و انصاف بہت ہی قیمتی چیز ہے لیکن وہ یہاں لوگوں کو مفت میسر ہے، جب کہ دیگر ممالک میں یہ بہت سستی چیز ہے لیکن لوگوں کی یہاں تک رسائی نہیں ہے، یہاں کے کورٹ شرعی قوانین کے مطابق فیصلوں میں جلدی کرتے ہیں اور فیصلہ لینے میں حق بجانب ہوتے ہیں، جبکہ جمہوری کورٹوں میں ویل روویل کی ضرورت پڑتی ہے اور بڑی مشکل جھیلنے کے بعد آدنی انصاف کے قریب پہنچ پاتا ہے۔

■ ۴۔ اسی طرح یہ ملک اپنے شہریوں کو ہر طرح کی تعلیم و حفظان و صحت کی سہولت فراہم کرتا ہے کوئی لگس نہیں، کوئی دلائی نہیں، کوئی سوڈ نہیں کوئی جواز اور کوئی سخت یہ کہ یہاں تمام چیزوں سے پاک بہت سب کچھ ہے۔

■ ۵۔ شہروں کی ترقی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے: چنانچہ فیکٹریوں، تعلیمی اداروں، زرعی اور تجارتی اداروں اقتصادی مراکز اور یونیورسٹیوں کے قیام میں اصل ثوابت کی مکمل رعایت اس طرح کی گئی ہے کہ اس میں ساری کارروائیاں اور سرگرمیاں انجام پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انسانی حقوق کی مکمل پاسداری ہوتی ہے، اس وقت و ترقی میں اجتہادات اور مباح کے دائرے میں اشتیاد کا مکمل دخل ہوتا ہے، خلاصہ یہ کہ مملکت کی ترقی میں شیعہ دینی و اسلامیات کو کوٹھڑا رکھا جاتا ہے۔

■ ۶۔ دعوت الی اللہ: مملکت سعودی عرب نے مختلف زمانوں میں اپنی اہلیت اور صلاحیت کو کوٹھڑا رکھتے ہوئے مذہب اسلام کی شریعت و اشاعت کا کام کیا ہے، پوری دنیا میں دعوت الی اللہ کو ترویج دیا ہے جس کے مختلف طریقے رہے ہیں مثلاً:

■ خود سعودی عرب میں ہیبتۃ الامم بالبعروف اور غنی عن المنکر کا مستقل ادارہ قائم کیا، جس کی ذمہ داری ہے کہ دینی معاملات میں اپنے جملہ ملکی و غیر ملکی باشندوں کی نگرانی کرے، اور انہیں اسلامی تعلیمات کے ذریعہ بیدار کرتا رہے۔

■ قضاء اور افتاء، یہ دونوں شعبہ کی خاص مسک کے لئے کام نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف قرآن و سنت کی روشنی میں قضاء اور افتاء کا کام ہوتا ہے، اس میں چھوٹے بڑے اور اہم و غیر اہم تفریق بھی نہیں ہوتی ہے۔

■ میگزین فولڈرز اور اخبارات و دہلی کاسٹ کا اجراء سعودی عرب میں مکمل تنظیم و پلاننگ کے ساتھ خطرات، دروں اور ماحول کا اہتمام کرتا، اس کیلئے کبار علماء کا انتخاب اور بڑی بڑی مسجدیں فقہ، تدبیر، حدیث وغیرہ کے دروں دینا۔

یہاں گمراہیاں نہیں، بیجان تھا، لڑائیاں تھیں، گروہ بندی تھی اور بے یقینی و فتنہ کی خاص خصوصیت تھی، لیکن جب سعودی حکومت کی قیادت میں اس خطے میں حج اسلامی دعوت پر وہاں چڑھی تو یہاں کا پورا نقش بدل دیا، اور یہی لوٹ مار اور فتنہ فساد کی جگہ پر امن و ثقافت، خوشحالی اور فارغ التحصیل کا گہوارہ بن گئی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر خیرات کا کام کرنے والے قافلہ کا یہاں سے گزر ہونے لگا، صرف حج اسلامی دعوت نے یہاں امن و استقرار کا پرچم اٹھایا، جب ہوتا ہے ان کو قتل و جہاد و انصار وقت اور محدودین امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے اہلوان و انصار کو گالیاں دیتے ہیں، انہیں فاسق و کافر گردانتے ہیں خاص طور سے انڈیا یا پاکستان جگہ دیش کے بدعتی و فس پرست لوگ تو یہ لوگ اخلاقی و علمی اور معاشرتی خطا اور گمراہی فساد و فتنہ کا گہوارہ ہیں، اور اسی وجہ سے ان کے عقائد و اعمال میں گمراہیاں، خرافات اور بدعات کا بہت زور و شور ہے۔ جی ہاں! اچھے کہنے ہیں کس ملک کے بڑے بڑے کارنامے ہیں مثلاً:

۱۔ سعودی عرب نے پورے جزیرہ عرب کو متحد کیا:

چنانچہ سعودی عرب کے قیام سے قبل جزیرہ عرب مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور ملکوں میں بنا ہوا تھا، خاص کر جو علاقے دور تھے وہ ہٹھیوں کی گردنوں کا شکار تھے، کیونکہ وہاں تک اصل مرکزی حکومت کی رسائی نہیں ہو پاتی تھی، جس کی وجہ سے وہاں لاقانونیت اور فتنہ و فساد بہت تیزی سے سر اٹھاتے، اسے چنانچہ یہ شرف اس ملک کے ہاتھ آیا کہ اس نے ان تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں، ملکوں اور قبائل کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا، اور ایسی حکمت عملی اختیار کیا کہ اس نے جتنی حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کیا، بس یہ کہ اس کا یہ جو دینی کام جتنی حکومت کے کسی قسم کی انہوں نے رکھا یا۔ واضح رہے کہ ان مختلف قبیلوں میں بھی ہوتی ریاستوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا آسان نہیں تھا کیونکہ جتنی حکومت مسلم حکومت ہونے کے باوجود نظام اس سے معاندانہ برتاؤ کرتی تھی، اجڑا ایران میں شیعہ حضرات تاک لگائے بیٹھے تھے، مصر کی حکومت اپنی جگہ اپنے مفاد میں لگتی تھی، برطانوی استعمار اس پر قبضہ کرنے کی ایک سازش رچ رہا تھا، چھوٹی ریاستوں کے امراء و حکام، اور علماء و مشائخ نیز قبائل سب مخالفت پر تھے ہوتے تھے، لیکن محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور ان کے اہلوان و انصار کی منہج اسلامی دعوت، بلند چلی، جہاد، مسلمان اور شیعہ قوانین کی تحقیر نے ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو بچھڑے و کھیل دیا، اور دیر سے دیر سے تینوں مرحلوں میں یہ سعودی حکمران اپنی نظام زندگی نافذ کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور ان کی حکومت اقصیٰ جزیرہ عرب تک پہنچ گئی، یہ سب اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے ہوا، اور آج بھی الحمد للہ دعوت وحید کے بدایت یہ حکومت اپنے قدموں پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے۔

۲۔ نظام حکومت کی ترجیمات میں انہوں نے امن و استقرار کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیا، تاکہ حکومت کے ستون اور رعایا ہر طرح کے فتنے اور اکھاڑ بچھاڑ سے محفوظ رہیں، حالات و ظروف ہمیشہ قابو میں رہیں، اور فتنہ و فساد جنم نہ لیں۔

۳۔ عدل و انصاف کا چلن: افرا اور قوموں کی زندگی میں عدل و انصاف کی بڑی اہمیت ہے فتنہ کی طرح یہ لوگوں کو اس کی ضرورت بھی ہے، ہر وہ حکومت جو فتنہ کاروں کا پورا پورا حق دے اور انہیں عدل و انصاف سے مالا مال نہ کرے تو اس کی حکومت

اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے، حکومتیں بنتی ہیں بگڑتی ہیں، لیکن توحید کی اساس پر قائم اس ملک میں زندگی بھی تہذیبی آئی، اور کتنے حکمران آئے اور چلے گئے لیکن ملک کا اندازہ عمل اپنے اصولوں پر جموں کا تو بنی رہا، یہ وہ حقیقت ہے جس کی تمام مسلمانوں کو قدر کرنی چاہئے اور ان کو سراہنا چاہئے، لیکن انہوں کی تحقیر یا فتنہوں سے دیکھنے والوں نے صرف انہیں گالیاں دیں، امراں کے خلاف پروپیگنڈوں کو بکواس دیا۔

■ امن و استقرار: اس وقت پوری دنیا کے انسانیت امن و استقرار کی پیاسی ہے، سیاسی قراردادوں، شیطانی قوانین، طاغوتی پارلیمنٹری نظام کے ذریعہ دنیا کو امن و استقر امریا کرنے کی کوشش بھی جاری ہیں، لیکن سوائے انہوں نقصان کے کوئی چیز کچھ بھی نظر نہیں آتی ہے، یہ مملکت سعودی عرب تو الحمد للہ بے پناہ قیام کے تینوں مراحل میں بھی امن و استقرار سے محروم نہیں رہا، اور بار بار کامیاب بدعتی و گمراہی کا ہوا یا سستی ہر جگہ بدعت و دلائل رہا ہے، جس کی صرف ایک ہی وجہ رہی ہے کہ خواہ رعایا ہو یا ملک دونوں پر ہمیشہ اسلامی شریعت اور اس کے سادوں کو نظا کا غلبہ ہوا، اگر حکام عدل و عدل پر ہوں، کورٹ اور محکموں میں عدل کا پالا ہو اور رعایا کے اندر اللہ کا خوف غالب ہو اور شریعت قوانین کا نفاذ ہو اور ہادہ و انسانی حکومت میں امن و استقرار کا پانا ضروری ہے، جب بھی ان میں کمی ہوگی ہوگی امن و استقر اس میں بھی کمی آئے گی، اگر ہم اس باب میں مملکت سعودی عرب کا دیگر ملک سے موازنہ کریں تو محسوس ہوگا، دیگر ممالک امن و استقر کے حصول کے لئے بھاری بھاری نہیں خرچ کر رہی ہیں، پھر بھی وہاں یہ نعمت مفقود ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بیشتر ممالک سیاست، خوشحالی، ترقی، ثروت، دولت، اپنے حدود و سرحدیں، اپنے تخت و تاج، اپنے نظام قوانین، اپنے گھرانے میں بہت ترقی کر چکے ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود وہاں امن و استقر اور آغا ہے، انفرادی و اجتماعی سطح پر وہاں چھوٹی، بگڑتی، فتنہ، کرپشن، دہشت گردی، دھوکہ رشت، سود خوروں کی پالی اور ہر طرح کے چھوٹے بڑے جرائم عام ہیں جو کہ امن و استقر اور ان میں بڑی رکاوٹ بنتے ہیں، ایسی جگہوں پر امن و استقر اور آگاہی نہیں سکتا کیونکہ ملک، حکمران اور رعایا سب کے سب فتنہ و فساد شریعتی اور دینی قوانین اور اقوامی افراد میں برابر کے شریک ہوتے ہیں، انسانوں کی جائیں عزتیں اور اموال ہر وقت، تہذیبی اور باکرت کے دروازے پر ہوتے ہیں، امن و استقر اور وہاں ہوتا ہے، جہاں کا ماحول، حکومت اور رعایا ان برائیوں سے پاک ہو۔

■ دفاشی اور خبریکہ کاموں کی کثرت: مملکت سعودی عرب کی تاسیس ہی اس مقصد کے لئے ہوئی تھی کہ اسلام کی نشر و اشاعت ہو، مسلمانوں کو بدایت ملے، اور ان تک ہر ممکن طرح سے خیر کو پہنچایا جائے، ان کی خدمت کی جائے، اس کا یہ مقصد بھی نہیں رہا کہ ممالک کو خیر و آمدوزی ہو بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پیش نظر ہی جس میں الحمد للہ یہ ملک بہت حد تک کامیاب بھی رہا ہے۔ مختلف خشکیوں میں مختلف جگہوں پر اس ملک کے ایسے ایسے کارنامے ہیں جو بے مثال ہیں، بطور مثال خیر اور اس کے مصافات کو لے لیں، اس پر اموی دور بھی گذرا، عباسی دور بھی گذرا، اور عثمانی دور بھی گذرا، ایک زمانے میں یہ ہٹھیوں کا اس پر تسلط تھا، قبائل اور خاندان کا بلا لائی تھی جب ترقی اور تقدیر سے یہ خیر کا فانی دور تھا،

طائف میں سعودی عرب اور یمن کے درمیان 20 مئی 1934ء کو ایک معاہدہ ہو گیا اور سعودی فوجوں کو یمن سے واپس بلا لیا گیا۔ سعودی افواج نے اس سے پہلے اردن کو بھی اپنے دائرہ اقتدار میں شامل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن انگریزوں کے دباؤ کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اگر ابن سعود اردن اور یمن کی مہمات میں کامیاب ہو جاتے تو پورا جزیرہ نمائے عرب ان کے تحت آ جاتا لیکن اس وقت بھی ابن سعود کی حکومت رقبے کے لحاظ سے ایشیا میں سب سے بڑی عرب حکومت تھی اور یمن، عمان اور بعض ساحلی علاقوں کو چھوڑ کر پورے جزیرہ نمائے عرب پر سعودی بالادستی قائم تھی۔

22 ستمبر 1932ء کو نجد و حجاز کی اس نئی حکومت کو سعودی عرب (عربی: المملكة العربية السعودية) کا نام دیا گیا۔

اصلاحات:

ابن سعود اور ان کے نجدی ساتھی چونکہ محمد بن عبدالوہاب کے پیرو تھے، اس لیے ابن سعود نے اسلامی تعلیمات پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی۔ ابن سعود بادشاہت کو ختم نہ کر سکے لیکن وہ سارے کام عوام کی ایک مجلس سے مشورے سے انجام دیتے تھے اور انھوں نے اس کی پوری کوشش کی کہ ملک میں اسلامی احکام پر عمل کیا جائے۔ انھوں نے سارے ملک میں شراب کی خرید و فروخت بند کر دی جو ترکوں کے دور میں حجاز وغیرہ میں عام ہو چکی تھی۔ ابن سعود جب تک زندہ رہے دوسری معاشرتی برائیوں کو بھی چھیلنے کا موقع نہ دیا۔ دینی تعلیم کے فروغ کے لیے 1948ء میں جامعہ ازہر کے طرز پر ایک فقہ کا کالج قائم کیا۔

ان کے بڑے کارناموں میں عرب کے خانہ بدوشوں کو بستیاں میں آباد کرنا اور انہیں زراعت پر مائل کرنا تھا جبکہ ان کی حکومت نے لوگوں کی اخلاقی تربیت کا بھی انتظام کیا۔ ابن سعود کا ایک اور کارنامہ ملک میں امن و امان کا قیام ہے۔ 1924ء میں نجد کے فرمانروا عبدالعزیز ابن سعود سے شکست کھا کر تخت سے دست بردار ہو گیا۔ 1924ء سے 1931ء تک قبرص میں جلاوطن رہا۔ مگر آل سعود کے خلاف سازشیں نہیں کیں اسی وجہ سے آل سعود کامیاب بادشاہ ثابت ہوئے۔

چونکہ عرب کا بیشتر علاقہ ریگستان اور بخر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے اس لیے آمدنی کے ذرائع کم ہیں اس لیے سلطان ابن سعود ملک کو معاشی و تعلیمی لحاظ سے زیادہ ترقی نہ دے سکے ایک ان کے اخیر دور حکومت میں عرب میں مئی کے تیل کے کنوئیں اس کثرت سے نکالے آئے کہ ملک کی کاپالٹ گنی اور حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ آمدنی ہونے لگی۔ تیل کی دریافت سے پہلے 1928ء میں سعودی عرب کی کل آمدنی 70 لاکھ ڈالری تھی اور اس میں سے نصف رقم حاجیوں پر ٹیکس لگا کر وصول کی جاتی تھی لیکن ابن سعود کے عہد کے آخری دنوں میں صرف تیل سے ہونے والی آمدنی تین کروڑ 60 لاکھ ڈالری تک پہنچ گئی۔ اس فاضل آمدنی سے سلطان نے کئی مفید اور تعمیری کام کیے جن میں سب سے اہم کام ریل کی پٹری بچھانا تھا۔ یہ پٹری خلیج فارس کی بندرگاہ دمام سے دارالحکومت ریاض پہنچائی گئی جو ساڑھے تین سو میل لمبی ہے اور 1951ء میں مکمل ہوئی ابن سعود کا 51 سالہ دور حکومت 1953ء میں ان کے انتقال کے ساتھ ختم ہوا۔ وہ سعودی حکومت کے حقیقی بانی تھے اور انھوں نے ایک پیمانہ سادہ اور بے وسائل ملک کو جس طرح ترقی کے راستے پر ڈالا اس کی وجہ سے ان کا شمار جلاوطن و شبہ تاریخ اسلام کے ممتاز حکمرانوں میں ہوتا ہے۔

عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود



کر لیا لیکن اسی سال بعض ممتاز مسلمانوں کی کوششوں سے جن میں امیر مکیب اسلامان اور ملک غلام حسین مکول کا نام قابل ذکر ہے،

کا سعودی خاندان 19 ویں صدی کے آغاز میں جزیرہ نمائے عرب کے بہت بڑے حصے پر قابض ہو گیا تھا لیکن مصری حکمران محمد علی پاشا نے آل سعود کی ان حکومت کو 1818ء میں ختم کر دیا تھا۔ سعودی خاندان کے افراد اس کے بعد تقریباً 80 سال پریشان پھرتے رہے یہاں تک کہ 20 ویں صدی کے اوائل میں اسی خاندان میں ایک اور زبردست شخصیت پیدا ہوئی جس کا نام عبدالعزیز بن عبدالرحمن تھا جو عام طور پر سلطان ابن سعود کے نام سے مشہور ہیں۔

سعودی حکومت کا قیام:

ابن سعود انیسویں صدی کے آخر میں اپنے باپ کے ساتھ عرب کے ایک ساحلی شہر کویت میں جلا وطنی کی گزار رہے تھے۔ وہ بڑے باحوصلہ انسان تھے اور اس وطن میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اپنے آباد اجداد کی کھوئی ہوئی حکومت دوبارہ حاصل کر لیں۔ آخر کار 1902ء میں جبکہ ان کی عمر تیس سال تھی، انھوں نے صرف 25 ساتھیوں کی مدد سے نجد کے صدر مقام ریاض پر جارحانہ قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے باقی نجد بھی فتح کر لیا۔ 1913ء میں ابن سعود نے خلیج فارس کے ساحلی صوبے انحصاء پر جو عثمانی ترکوں کے زیر اثر تھا، قبضہ کر لیا۔ یورپ میں پہلی جنگ عظیم کے پھڑنے بعد جس کے دوران ابن سعود نے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات قائم کیے اور ترکوں کے خلاف کارروائی کی۔ جنگ کے خاتمے کے بعد شریف حسین نے خلیفہ بننے کا اعلان کر دیا تو ابن سعود نے حجاز پر بھرپور جارحانہ حملہ کر دیا اور چار ماہ کے اندر پورے حجاز پر قبضہ کر لیا اور 8 جنوری، 1926ء کو ابن سعود نے حجاز کا بادشاہ بننے کا اعلان کر دیا۔ سب سے پہلے جس ملک نے ابن سعود کی بادشاہت کو تسلیم کیا وہ روس تھا۔ روس نے 11 فروری، 1926ء کو حجاز و نجد پر سعودی حکومت کو تسلیم کیا لیکن برطانیہ نے تاخیر سے کام لیا اور معاہدہ جدہ کے بعد تسلیم کیا۔ اس طرح سعودی مملکت اپنے زوال کے ایک سو سال بعد ایک بار پھر پوری قوت سے ابھر آئی اور عرب کی سب سے بڑی طاقت بن گئی۔

موثر اسلامی:

مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں پر قبضے کے بعد ابن سعود نے خلیفہ بننے کی کوشش نہیں کی بلکہ حجاز کا انتظام سنبھالنے اور جدید دور کے مسائل کو حل کرنے کے لیے انھوں نے 13 تا 19 مئی 1926ء کے درمیان ساری دنیا کے مسلمان رہنماؤں پر مشتمل ایک موثر اسلامی طلبہ کی جنس میں تیرہ اسلامی ملکوں نے شرکت کی۔ موثر میں اسلامی ہند کے ایک وفد نے بھی شرکت کی جس کی سب سے ممتاز شخصیت مولانا محمد علی جوہر تھے۔ اگرچہ یہ موثر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی لیکن اتحاد اسلامی کی تحریک میں اس کو ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مسلمانوں کا پہلا بین الاقوامی اجتماع تھا جسے ایک سربراہ مملکت نے طلب کیا تھا۔

تازہ یمن:

1930ء میں ابن سعود نے عمیر اور نجران کے علاقوں کو بھی سعودی مملکت میں شامل کر لیا۔ یہ دونوں علاقے چونکہ یمن کی سرحد پر واقع تھے اور ان پر یمن کا بھی دعویٰ تھا اس لیے سعودی عرب کا یمن سے تصادم ہو گیا۔ سعودی عرب کی فوجوں نے جو یمن کی فوجوں کے مقابلے میں زیادہ منظم اور دینی جذبے سے سرشار تھیں، یمن کو بھی شکست دے دی اور 1934ء میں یمن کے ایک بڑے حصے پر قبضہ

سعود بن عبد العزیز آل سعود

مشرق کے عرب ممالک جن کا سرخیل مصر تھا، ان نظریات کی وجہ سے سعودی عرب کے دشمن بن گئے اور سعودی حکومت کو امریکہ کا بھینٹ کبھ کر بدنام کرنے لگے۔ شاہ سعود میں اتنا تدبیر اور صلاحیت نہیں تھی کہ وہ ملک کو ان اندرونی اور بیرونی خطرات سے نجات دلا سکتے۔ یہ صلاحیت ان کے دوسرے بھائی فیصل میں موجود تھی جو شاہ سعود کے دور میں حجاز کے گورنر اور ملک کے وزیر خارجہ تھے۔ چنانچہ شاہی خاندان اور عملاً کے باوجود کہ تخت 24 مارچ 1958ء کو شاہ سعود نے تمام ملکی اختیارات شیخ اودہ فیصل کے سپرد کر دیے اور شاہ سعود کی حیثیت صرف آئینی بادشاہ کی رہ گئی۔



ابن سعود کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے سعود بن عبد العزیز آل سعود تخت نشین ہوئے۔ انھوں نے اپنے والد کے شروع کیے گئے ترقیاتی کاموں کو جاری رکھا۔ ان کے زمانے میں تیل سے ہونے والی آمدنی میں مزید اضافہ ہوا جس سے ترقیاتی کاموں کی رفتار میں مزید اضافہ ہوا۔ ملک میں ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا، مکہ و مدینہ اور دوسرے شہروں کے درمیان پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ صنعتوں کی داغ بیل ڈالی گئی اور داماد اور جدہ کی بندرگاہوں کو جدید طرز پر تعمیر کیا گیا۔

شاہ سعود کے عہد حکومت کا ایک بڑا کارنامہ مسجد نبوی اور حرم کعبہ کی توسیع ہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر پر 35 کروڑ روپے صرف ہوئے اور تعمیر کا کام 1955ء میں مکمل ہوا۔ جس سے مسجد کی تعمیر کا ایک عظیم شاہکار بن گئی اور دنیا کی بڑی اور خوبصورت ترین مساجد میں شمار ہونے لگی۔ حرم کعبہ کی مسجد کی توسیع کا کام مسجد نبوی کی تکمیل کے فوراً بعد شروع کیا گیا۔ شاہ سعود کے زمانے میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ 1957ء میں دار الحکومت ریاض میں عرب کی پہلی یونیورسٹی قائم ہوئی جس میں فنون، سائنس، طب، زراعت اور تجارت کے شعبے قائم کیے گئے۔ 1959ء میں لڑکیوں کے لیے بھی مدارس قائم ہونا شروع ہو گئے۔ ملک میں شریعت کالج قائم کیا گیا اور 1960ء میں مدینہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ کے نام سے دینی یونیورسٹی قائم کی گئی جہاں دینی تعلیم کے علاوہ طلبہ کو افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھی تربیت دی جاتی تھی۔ 1957ء میں شاہ سعود نے امریکا کا دورہ کیا اور ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے

امریکا سے اسلحہ کی خریداری شروع کی۔ حالانکہ شاہ سعود کے دور میں سعودی عرب میں تیزی سے ترقی ہوئی لیکن شاہی خاندان کے افراد کی بے قید و بندگی اور فضول خرچیوں نے ملک کے لیے بہت سے مسائل پیدا کر دیے۔ ان میں سب سے سنگین مسئلہ مالیت کا تھا۔ پٹرول سے ہونے والی تیل آمدنی کے باوجود سعودی عرب کی مالی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی اور یہ مالی کی قیمت گر گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ سعود کے زمانے میں عرب دنیا میں انقلابی نوعیت کی تبدیلیاں آ رہی تھیں۔ عربوں میں انتہا پسند اندیشہ قوم پرستی، نسل پرستی، مذہب سے بیزاری، بعث پارٹی کے غیر اسلامی افکار اور سوشلزم کا عروج کا بھی دور تھا۔

آل سعود

ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود ہیں۔ بانی سلطنت عبد العزیز بن سعود کی اولاد ہی سعودی ریاست کا شاہ یا ولی عہد قرار دی جاسکتی ہے۔

پہلی سعودی ریاست

محمد بن سعود

عبد العزیز بن محمد ولد سعود

سعود ولد عبد العزیز بن محمد بن سعود

عبد اللہ ولد سعود

دوسری سعودی ریاست

فیصل ولد ترکی

فرحان عبدل

سعودی عرب

عبد العزیز بن عبد الرحمن ولد فیصل آل سعود

سعود ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود

فیصل ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود

خالد ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود

فہد ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود

عبد اللہ ولد عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود



آل سعود سعودی عرب کا شاہی خاندان ہے۔ جدید مملکت سعودی عرب کی بنیاد 1932ء میں پڑی تاہم جزیرہ نما عرب میں آل سعود کا اثر و رسوخ چند صدیاں قبل شروع ہو گیا تھا۔ مملکت کے بانی عبد العزیز بن سعود سے قبل یہ خاندان نجد میں حکمران تھا اور انکی مواقع پر عثمانی سلطنت اور مکہ کے راشدیوں سے ان کا تکرار ہوا جس میں انگریزوں نے انھیں ترکی خلافت کے خلاف استعمال کیا۔ آل سعود عین عربیہ جاکشیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جن میں پہلی سعودی ریاست، دوسری سعودی ریاست اور جدید سعودی عرب شامل ہیں۔ موجودہ خاندان سعود تقریباً 25 ہزار ارکان پر مشتمل ہے جن میں شیخزادوں کی تعداد 200 سے زائد ہے۔ خاندان کے موجودہ سربراہ اور سعودی عرب کے شاہ عبد اللہ

خالد بن عبد العزیز آل سعود

(پیدائش: 1911ء - انتقال: 1982ء)

سعودی عرب کے بادشاہ۔ جلالہ الملک سلطان خالد بن عبد العزیز آل سعود ریاض میں پیدا ہوئے۔ سعودی عرب کے اعلیٰ دینی مدارس میں تعلیم پائی۔ نو جوانی میں شاہ عبد العزیز کی زیر قیادت کئی جنگیں لڑیں حصہ لیا۔ 1934ء میں اپنے بڑے بھائی شاہ فیصل "وائسرائے حجاز" کے نائب مقرر ہوئے۔ متعدد سپرونی

ممالک کے دورے کیے اور مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ 2 نومبر 1964ء کو شاہ فیصل کے تخت نشین ہونے کے بعد، ولی عہد سلطنت اور نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 24 مارچ 1975ء کو، شاہ فیصل کے قتل کے بعد، سربراہانے سلطنت ہوئے۔ بالغ نظر سیاستدان، زیرک فہم مدبر اور اعلیٰ درجے کے منتظم رہے۔ 1982ء میں ان کا انتقال 71 سال کی عمر میں ہوا۔ ان کے بعد شاہ فہد سعودی عرب کے بادشاہ بنے۔



فیصل بن عبد العزیز آل سعود



فیصل بن عبد العزیز آل سعود
1964ء تا 1975ء سعودی عرب کے بادشاہ تھے۔ وہ اتحاد امت کے عظیم داعی تھے اور اپنے پورے دور حکومت میں اس مقصد کے حصول کی کوششیں کیں۔

ابتدائی زندگی

شاہ فیصل اپریل 1905ء میں پیدا ہوئے، ان کی والدہ کا نام طرفہ تھا۔ فیصل شروع ہی سے سمجھدار اور باصلاحیت انسان تھے۔ سلطان ابن سعود کو ان پر بہت اعتماد تھا اور وہ سعود کے مقابلے میں فیصل کو ترجیح دیتے تھے۔ فیصل نے نوجوانی میں ہی اہم کارنامے انجام دینا شروع کر دیے تھے۔ چچا انھوں نے ہی فتح کیا تھا۔ 1920ء میں انھیں حجاز کا گورنر مقرر کیا گیا۔ 1934ء میں یمن کے خلاف جو کامیاب فوجی کارروائی کی گئی تھی وہ فیصل ہی کی سرکردگی میں کی گئی تھی۔ وہ یمن میں بندرگاہ حدیدہ تک پہنچ گئے تھے اور اگر ابن سعود جنگ بندی پر راضی نہ ہوتے تو فیصل آسانی سے باقی یمن بھی فتح کر لیتے۔

بطور ولی عہد: 1953ء میں جب سعود بن عبد العزیز بادشاہ ہو گئے تھے فیصل ولی عہد قرار دیے گئے۔ ایک سال بعد وہ مجلس وزراء کے صدر یعنی وزیر اعظم ہو گئے۔ شاہ سعود کے دور میں وہ بدستور حجاز کے گورنر اور وزیر خارجہ رہے اور شاہ سعود کے زمانے میں جو انتظامی، تعلیمی، مالی اور معاشی اصلاحات ہوئیں اور ترقی کے جو کام انجام دیے گئے وہ زیادہ تر شاہزادہ فیصل ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔

بطور سربراہ مملکت: شاہ فیصل نے بادشاہ بننے کے بعد حکومت کو زیادہ عوامی اور جمہوری رنگ دینے کی کوشش کی۔ شاہی خاندان کے اخراجات مقرر کر دیے اور زیادہ رقم تعلیم اور ترقیاتی کاموں پر خرچ کی جانے لگی۔ وزارت میں شاہی خاندان سے زیادہ عوام کے درمیان سے وزیر لیے گئے۔

ترقیاتی کام: شاہ فیصل کے گیارہ سالہ دور میں ترقی کے کام اس کثرت سے اور تیزی سے انجام دیے گئے کہ سعودی عرب دنیا کے پسماندہ ترین ممالک کی فہرست سے خوش حال اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو گیا۔ شہروں اور بندرگاہوں کو جدید طرز پر توسیع دی گئی، ہوائی اڈے تعمیر کیے گئے، ملک بھر میں سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا، حرم میں توسیع کی گئی اور حاجیوں کو مختلف سہولیات فراہم کی گئیں۔ شاہی حملات کو تعلیمی و ثقافتی اداروں کے سپرد کر دیا گیا۔ مکہ معظمہ، جدہ اور ریاض میں نئی جامعات اور اعلیٰ تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے، صنعتوں کو ترقی دی گئی اور 1967ء میں فولا دساز کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ سعودی عرب میں پانی کی کمی کی وجہ سے زرعی ترقی کا کام بڑا مشکل ہے اور شاہ فیصل کے دور میں اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی اور نئے زرعی زمین ذخائر دریافت کیے گئے اور برساتی پانی روک کر ندی نالوں پر جگہ جگہ بند تعمیر کیے گئے۔

امور خارجہ: خارجی میدان میں شاہ فیصل کے دور کے کارنامے داخلی کارناموں کے جتنے ہی اہم ہیں۔ شاہ فیصل جب تخت پر بیٹھے تھے تو عرب دنیا اپنا پانچواں نمبر پرستی، نسل پرستی، سوشلزم اور دوسرے غیر

سمجھوتے کیے۔ صدر ناصر نے جب نہرو کو قومی ملکیت میں لے لیا اور برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر دیا تو فیصل نے، جو اس وقت وزیر خارجہ تھے، مصر سے اختلافات کے باوجود مصری فیصلے کی تائید کی اور برطانیہ اور فرانس کی مذمت کی۔ مصر کے مسئلے پر مداخلت اور الجزائر کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کی۔ یمن اور مصر کے درمیان تھفیفہ کر لیا۔ شام اور عراق کے درمیان دریائے فرات کے پانی پر تنازع دور کرانے میں مدد دی۔ ایران اور اس کے پڑوسی عرب ممالک کے درمیان اختلافات دور کیے۔

اتحاد اسلام: اتحاد اسلام شاہ فیصل کا بہت بڑا نصب العین تھا اور وہ خوش قسمت انسان تھے کہ انھوں نے اپنی زندگی ہی میں اس مقصد میں بے مثال کامیابی حاصل کی۔ 1962ء میں رابطہ عالم اسلامی کی بنیاد ڈالی گئی جو مسلمانوں کی پہلی حقیقی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اگرچہ یہ تنظیم شاہ سعود کے زمانے میں قائم ہوئی تھی لیکن اس کے اصل روح رواں شاہ فیصل تھے جو اس وقت وزیر خارجہ تھے۔ اس کے بعد شاہ فیصل نے اپریل 1965ء میں حج کے موقع پر رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجتماع

اسلامی نظریات کی زد میں تھی۔ عرب دنیا کے یہ سیکرٹری اور سوشلسٹ عناصر سعودی عرب کو اپنے نظریات کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔ سعودی عرب پر رجعت پسند ہونے اور امریکا کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا تھا حالانکہ یہ الزام لگانے والے ملک خود روس کے ایجنٹ تھے۔ صدر جمال عبدالناصر کے زمانے میں دوسرے عرب ممالک کی طرح سعودی عرب کے اندرونی معاملات میں بھی مداخلت کی گئی اور حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی۔ شاہ فیصل نے نہ صرف یہ کہ ان تمام نظریات سے سعودی عرب کو بچایا بلکہ چند سالوں کے اندر کی عرب ممالک کو اپنا نقطہ نظر اور طرز عمل بدل دینے پر مجبور کر دیا۔ شاہ فیصل کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے فلسطین کے مسئلے کو جسے صرف عرب مسئلہ سمجھا جاتا تھا، اسلامی دنیا کا مسئلہ بنا دیا۔

شاہ فیصل نے خارجی معاملات میں بڑی دانشمندانہ اور معتدل پالیسی اختیار کی۔ انھوں نے عرب ممالک پر زور دیا کہ مسلمانوں کی بھلائی آپس میں لڑنے میں نہیں بلکہ اتحاد میں ہے۔ اس پالیسی کے تحت شاہ فیصل نے کئی ممالک کے اختلافات دور کیے اور عرتوں سے

پہلا معاہدہ شاہ ابن سعود کے زمانے میں 1951ء میں ہوا تھا۔ شاہ فیصل کے دور میں ان تعلقات کو بہت فروغ ملا۔ سعودی عرب ان چند ممالک میں سے ہے جنہوں نے سرکاری سطح پر مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے موقف کی مکمل حمایت کی۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں سعودی عرب نے پاکستان کی بڑے پیمانے پر مدد کی۔ اپریل 1966ء میں شاہ فیصل نے چلی مرتبہ پاکستان کا دورہ کیا اور اس موقع پر اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد کے سارے اخراجات خود اٹھانے کا اعلان کیا۔ یہ مسجد آج شاہ فیصل مسجد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

1967ء میں سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان فوجی تعاون کا معاہدہ ہوا جس کے تحت سعودی عرب کی بری، بحری اور فضائی افواج کی تربیت کا کام پاکستان کو سونپ دیا گیا۔ اپریل 1968ء میں سعودی عرب سے تمام برطانوی ہوابازوں اور ان کی ماہرین کو رخصت کر دیا گیا اور ان کی جگہ پاکستانی ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ شاہ فیصل کے دور حکومت میں سعودی عرب نے 1973ء کے سیلاب میں مالی امداد فراہم کی اور دسمبر 1975ء میں سوات کے زلزلہ زدگان کی تعمیر و ترقی کے لیے بھی ایک کروڑ ڈالر کا عطیہ دیا۔ 1971ء میں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی پر شاہ فیصل کو بہت رنج و ہوا اور انہوں نے پاکستان کی جانب سے تسلیم کرنے کے بعد بھی بنگلہ دیش کو تسلیم نہ کیا۔

پاکستان کے عوام ان کو آج بھی فخر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک بڑے شہر لائل پور کا نام انہی کے نام پر فیصل آباد رکھا گیا جبکہ کراچی کی سب سے بڑی شاہراہ پاکستانی ہوائی قوت کی چھائی کی مناسبت پر شاہراہ فیصل کہلاتی ہے جس کا نام انہی کے نام سے منسوب ہے۔ اس کے علاوہ کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے قریب ایک بہت بڑی آبادی شاہ فیصل کالونی کہلاتی ہے اور اسی کی نسبت سے کراچی کے ایک ٹاؤن کا نام فیصل ٹاؤن ہے۔

شاہ سعود اور شاہ فیصل کے درمیان اختلافات

شاہ فیصل بچپن سے ہی اسلام پسند جانے جاتے تھے۔ آپ اور شاہ سعود کے آپس میں اس وقت اختلافات پیدا ہوئے جب آپ نے دیکھا کہ ملک کا خزانہ دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہے اور اقتصادی کمزوری ہو گئی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ سعودی ریال امریکی ڈالر کے مقابلے میں نیچے گر گیا۔ اس کے علاوہ ملک کے معیشت بھی کمزور ہوتی گئی۔ ملک کی سنگین حالات کے باعث 1960ء کے آس پاس دونوں بھائیوں میں منافرتی لڑائی ہوئی۔ یہاں تک کہ جب شاہ سعود علاج کے لیے ملک سے باہر گئے تو شہزادہ فیصل (جو شاہ فیصل ہیں) نے ایک نئے کا پینے کا اعلان کر دیا۔ جب شاہ سعود کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ فیصل تو ولی عہد ہیں ان کا کیا حیثیت ہے کہ بادشاہ کے ہوتے ہوئے نیا کا پینہ بنا رہے ہیں، اس لیے میں (شاہ سعود) سعودی فوج کو حکم دے رہا ہوں کہ وہ فیصل کے خلاف کارروائی کریں۔ اس کے رد میں شاہ فیصل نے کہاں کہ چونکہ میں ولی عہد ہوں اس لیے سعودی فوجی گارڈ میرے ماتحت ہے۔ اسی طرح منافرتی لڑائی اتنی آگے بڑھ گئی کہ پورا شاہی خاندان اس میں مداخلت کیے بغیر یہ نکلا کہ شاہ سعود کو جلا وطن کر دیا گیا اور فیصل سعودی عرب کے فرماں روا بن گئے۔ شاہ سعود چلے گئے یورپ وہاں سو یو لینڈز اور کئیں ممالک میں پھرتے رہے۔ پھر اس وقت کے مصر کے سربراہ جمال عبدالناصر جو سعودیوں کے سخت دشمن تھے، عبد الناصر نے شاہ سعود کو قاہرہ بلا لیا۔ اور پھر شاہ سعود قاہرہ ریڈیو سے شاہ فیصل اور سعودیوں کے خلاف بات کرتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ شاہ فیصل نے شاہ سعود کی سعودی فوجی چھین لی اور تمام جاں نثاری چھین لی۔

کیا جانے لگا۔ اگست 1969ء میں مسجد اقصیٰ میں آتش زنی کے واقعے کے بعد عرب اور اسلامی ممالک کو شاہ فیصل کے موقف کی صداقت کا یقین ہو گیا اور تمام اسلامی ملک ایک تنظیم کے تحت متحد ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ 22 25 ستمبر 1969ء رباط (مراکش) میں دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمان سربراہان کی کانفرنس ہوئی جس کا مستقل دفتر بعد میں جدہ میں قائم کیا گیا۔ اس تاریخ کے بعد اسلامی دفتر (بیکرٹ) کے تحت مختلف قسم کی اسلامی کانفرنسوں کا انعقاد پابندی سے ہو رہا ہے۔

شاہ فیصل اپنے دور کی بدولت افریقی ممالک پر بھی اثر انداز ہوئے۔ انہوں نے سوڈان اور صومالیہ کو اشتراکی چنگل میں جانے سے بچایا اور ان ممالک کو جرمن امداد فراہم کی۔ سعودی عرب نے افریقہ کے غیر مسلم ممالک میں آزادی کی تحریک کی بھی حمایت کی اور ان کو بھی اسے وسیع پیمانے پر امداد فراہم کی کہ افریقہ میں اسرائیل کا اثر ختم ہونے لگا اور اکتوبر 1973ء میں مصر اور اسرائیل کی جنگ کے دوران جب عرب ممالک نے سعودی عرب کی قیادت میں امریکا کو مغربی ممالک کو تیل دینا بند کر دیا تو افریقہ کے غیر مسلم ملک نے بھی عربوں کی تائید کی۔

شاہ فیصل نے اسلامی ممالک کے مسائل حل کرنے کے لیے اقتصادیات، تعلیم اور دوسرے موضوعات پر ماہرین کی عالمی کانفرنسیں طلب کیں اور نوجوان مسلمانوں کو اجتماعات کیے۔ ان تمام کارروائیوں سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا کہ وہ ایک دوسرے کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور ان کو حل کرنے کے لیے مشترکہ طریق کار طے کر سکیں۔ رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم ان کے دور میں ایک موثر تنظیم بن گئی اور اس قابل ہو گئی کہ سعودی عرب کی مالی امداد سے دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر سکے اور مسلمان اقلیتوں کی مدد کر سکے۔ جدہ یونیورسٹی میں مسلمان اقلیتوں سے متعلق ایک مستقل شعبہ بھی قائم کیا گیا۔

پاکستان سے تعلقات: پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کے شروع سے خصوصی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب میں دو تہائی کا

میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو اسلام کی بنیاد پر متحد کرنے کا عہد کیا۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے اسی سال انہوں نے 8 نومبر سے اسلامی ممالک کا دورہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلے ایران گئے۔ اس کے بعد بالترتیب اردن، سوڈان، پاکستان، ترکی، مراکش، گنی، مالی اور تیونس کا دورہ کیا۔ شاہ فیصل اگست 1966ء میں ترکی گئے اور اس طرح ترکی کا دورہ کرنے والے پہلے عرب سربراہ بن گئے۔ اس دورے سے نہ صرف سعودی عرب اور ترکی کو ایک دوسرے کے قریب آنے میں مدد ملی بلکہ عربوں اور ترکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہو گیا اور وہ زخم بھرنے لگے جو عربوں کی بغاوت کی وجہ سے ترکوں پر لگے تھے۔ شاہ فیصل نے افریقہ میں صاف صاف اعلان کیا کہ ہماری طاقت کا سرچشمہ صرف اسلام ہے۔ 19 ستمبر 1966ء کو تیونس ان کے دوروں کو ختم کی آخری کڑی تھا۔

عرب دنیا میں ان کا دور ”رحلات الخیر“ یعنی بھلائی کے سفر کے نام سے مشہور ہے۔ ان دوروں میں شاہ فیصل نے یہ حقیقت سمجھانے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کی نجات صرف اسلام سے وابستہ ہے اور ان کی بھلائی اسلامی اتحاد سے وابستہ ہے۔ وہ کسی بلاک سے خواہ وہ مشرق کا ہو یا مغرب کا ہر مایہ دار کو یا اشتراکی امید وابستہ نہ کریں۔ ان بلاکوں کی امداد اخلاص پر نہیں انحصار پر مبنی ہوتی ہے۔ اخلاص صرف اسلامی دنیا میں ملے گا۔

ان دوروں میں شاہ فیصل نے اسلامی اتحاد کے لیے جو راہ ہمواری کی وہ جون 1967ء میں اسرائیل کے مقابلے میں عربوں کی شکست کے بعد اور حکم ہو گئی۔ اگست 1967ء میں جب خطوط میں عرب سربراہان کی کانفرنس ہوئی تو شاہ فیصل نے جمال عبدالناصر کو گلے لگا لیا اور ان تمام مخالفت پالیسیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مصر کو وسیع پیمانے پر مالی امداد فراہم کی تاکہ مصر جون 1967ء کی شکست کے نتیجے میں ہونے والے مالی نقصانات کو پورا کر سکے۔ شاہ فیصل کی اعتدالی پسندی اور تندہ پر مبنی پالیسی اپنا اثر دکھانے بغیر نہ رہ سکی اور مصر اور عرب ممالک میں ان کو پسند



غلاف کعبہ کی تاریخ اور اسکی تیاری میں سعودی حکومت کی شاندار روایات

ایک ہزار کلوریشم، 120 کلوسونے اور 100 کلوچاندی کے دھواگے سے تیار شدہ اس غلاف کی لاگت لگ بھگ دو کروڑ سعودی ریال ہے



غلاف کعبہ یا کسوفۃ الکعبۃ) : خانہ کعبہ کی دیواروں اور باب کعبہ (دروازہ کعبہ) کو جس پلڑے سے ڈھانچا جاتا ہے، اس کو کہتے ہیں۔ اس کی ابتدا اسلامی روایات کے مطابق نبی اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی۔ ابھی یہ ہمیشہ سیاہ رنگ کے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ہر سال تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ کعبۃ اللہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اغلب اوقات اس میں اس پر بھتر سے بھتر غلاف چڑھایا گیا۔ اہل علم نے اس پر کبھی نہیں فرمائی۔ بالخصوص سلف صالحین جن کے افعال و اقوال کو منارہ ہدایت سمجھا جاتا ہے بلکہ فعل بذکو پر نظر امتحان دیکھا گیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، قاضی زین الدین عبدالباق کے بارے میں فرماتے ہیں: (فبالغ فی تحبہا بحیث یحجز الواصف عن صفۃ حسنہا جزاء اللہ علی ذلک افضل المجازۃ) (شیخ الباری: 3/460) چنانچہ اس کی تیاری کے لیے سعودی حکومت نے الگ سے ایک کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ اسے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اور اس پر سونے اور چاندی کے تاروں سے قرآنی آیات کندہ کی جاتی ہیں۔ غلاف کی تیاری میں استعمال کیا جانے والا ریشم اُلی سونے اور چاندی کی تاریخیں جرمی سے آتی ہیں۔ اس کو کعبہ کی تمام دیواروں اور دروازے پر ڈالا جاتا ہے۔ کعبۃ الاسلام میں تمام مسلمانوں کے لیے قبلہ اور انتہائی مقدس مقام ہے۔

نئے اسلامی سال کے آغاز یعنی ہجری محرم الحرام کو مکہ

مکرمہ کے مقدس شہر میں خانہ کعبہ کے غلاف مبارک یعنی کسوہ کی تبدیلی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ منظر انتہائی روح پرور اور خوش نما مبارک ہوتا ہے۔ اور نیوٹیلوڈیشن و دیگر ذرائع ابلاغ پر دکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے ایس پی اے کے حوالے سے یہ خبر مصدق ہے کہ یہ غلاف 1350 کلو وزنی ہے اس کی تیاری میں 159 کاریگروں نے حصہ لیا جس کی لمبائی 14 میٹر سے زیادہ ہے۔ غلاف کعبہ کی تیاری میں تقریباً ایک ہزار کلو ریشم، 120 کلو سونے اور 100 کلو چاندی کے دھاگے کا استعمال کیا گیا ہے۔

سینکڑوں کلو گرام ریشم، چاندی اور سہری دھاگوں سے تیار کیا جانے والا خانہ کعبہ کا غلاف کئی دہائیوں سے ہر سال والحجہ کے اسلامی مہینے حج کے موقع پر فوڈ و ایجنٹ کو تبدیل کیا جاتا رہا ہے۔

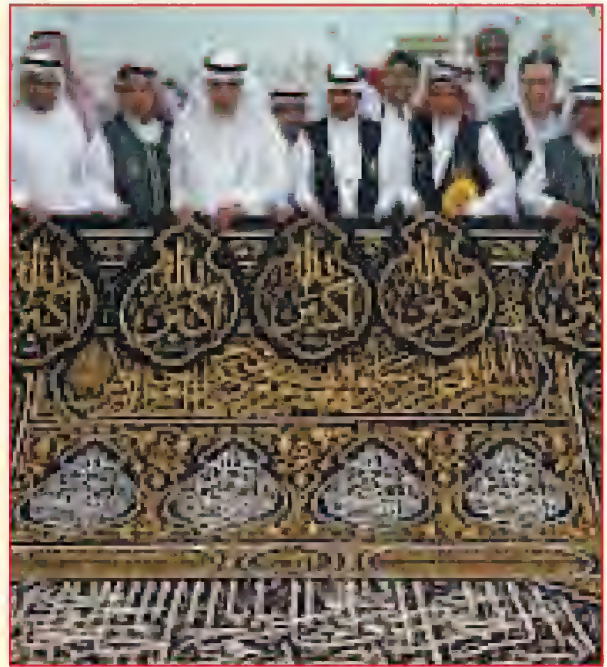
ہر سال غلاف کعبہ کی تبدیلی کی تقریب نماز عشا کے بعد قریب پانچ گھنٹے تک جاری روتی ہے اور اسے پوری دنیا میں لوگ براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔ تاہم 2022ء میں اس روایت میں تبدیلی لائی گئی ہے اور سعودی حکام کے مطابق گذشتہ برس یہ تقریب سنے اسلامی سال کے آغاز پر یعنی یکم حریم الحرام کو منعمذ کی

گئی۔ تاکہ کفنہ ہجری سال کی مناسبت پر غلاف کعبہ بھی نیا ہو۔ غلاف کعبہ کی تیاری کا آغاز ذی ہوا اس کے متعلق مصدقہ معلومات موجود ہیں تاہم متعدد تاریخی کتب کے مطابق قبل از اسلام پہلی مرتبہ یمن کے بادشاہ طوئی النعمیر نے کعبے پر غلاف چڑھایا تھا۔ النعمیر نے مکہ سے واپسی پر ایک موٹے کپڑے کو استعمال کرتے ہوئے غلاف کعبہ تیار کروایا۔ تاریخی کتب میں اس موٹے کپڑے کو "کشف" کا نام دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اسی بادشاہ نے "المعافرہ" کپڑے سے غلاف تیار کروایا اور اس مقصد کے لیے یمن کے ایک قدیم شہر بنے والا بہرین کپڑ استعمال کیا گیا۔ طوئی النعمیر کے بعد کے ادوار میں غلاف کعبہ کے لیے مختلف کپڑے استعمال کئے گئے۔ جن میں پڑے سے لے کر مھر کا قبطی کپڑا کا استعمال تھا۔ مشہور عالم سیرت نگار رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری رحمہ اللہ نے 1921ء میں سرنج اختیار فرمایا تھا اور انہوں نے ایک سفر نامہ "سفر نامہ حجاز" تحریر فرمایا تھا۔ یہ سفر نامہ بڑا معلوماتی اور تحقیقی اعتبار سے بڑا مفید ہے۔ کعبۃ اللہ کے غلاف چڑھانے کی تاریخی حیثیت کو انہوں نے اس طرح

کوسفید سوئی کپڑے سے ڈھک دیا جاتا ہے تاکہ کسودہ صاف رہے اور پھٹنے سے محفوظ رہ سکے۔ اسلام میں تمام مسلمانوں کے لیے کعبہ انتہائی مقدس مقام ہے۔ مسلمان ہر سال اسلامی مہینے ذوالحجہ میں مکہ پہنچ کر حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی تیاری کے لیے قائم کردہ کسودہ کارخانے میں 200 ماہرین اور منتظمین کام کرتے ہیں۔ ان تمام کا تعلق سعودی عرب سے ہے اور وہ اپنے شیعے کے ماہر اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں۔ غلاف کی تیاری کا کام آٹھ ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے پرانے غلاف کا کیا جاتا ہے؟ پرانے غلاف کعبہ کو اتار کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیا جاتا ہے اور سعودی عرب کا دورہ کرنے والے مسلمان ملکوں کے رہنماؤں کو بطور تحفہ یہ ٹکڑے پیش کیے جاتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی تیاری میں سعودی حکومت کی دلچسپی اور اس بابت خاص اہتمام اور توجہ اور کعبہ معظمہ کے شایان شان اسکی ڈیزائننگ و سلائی اور اس پر زکریا کا صرف یہ اسی حکومت کا خاصہ ہے جو خدمت حرمین کو اپنے لئے باعث شرف سمجھتے ہیں اور اس روایت کے زندہ رکھنے کو اپنے لئے باعث شرف سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ رب العالمین ان خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مملکت سعودی عرب اور وہاں کے حکمرانوں کی حفاظت فرمائے اور انہیں نظر بد سے بچائے اور خادم حرمین شریفین اور ان کے ولی عہد اور تمام اس عظیم روایت سے جڑے ہوئے مؤمنین کو ان کی خدمتوں کا دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔



ہیں جبکہ مختلف سائز کے چمکڑے پٹی کے نیچے اور چار مضبوط ٹکڑے کعبہ کے چاروں کونوں کے لیے بنتے ہیں۔ اسی طرح دیگر حصوں میں 12 مشعلیں پٹی کے نیچے، پانچ ٹکڑے حجر اسود کے اوپر اور کعبہ کے دروازے کا پردہ بھی شامل ہے۔ رؤسۃ شہوون الحرمین کی سرکاری ویب سائٹ پر اس غلاف کی تیاری سے متعلق معلومات دی گئی ہیں جن کے مطابق غلاف کعبہ کو بنانے کے لیے اعلیٰ سے لائے جانے والے ریشمی دھاگے اعلیٰ معیار کی گرید (A5) کے ہوتے ہیں اور ان کی موٹائی تین ٹی میٹر ہوتی ہے جو مضبوطی اور چمک کی ضمانت دیتی ہے۔ ایک ریشم کا دھاگہ متعدد ٹیسٹ پاس کرتا ہے جس میں تھریڈ ٹیسٹ سے لے کر موٹائی، مضبوطی، رکتے، میچنگ، دھو تے ہوئے رنگ اترنے اور دھات کی تاروں کے ساتھ استعمال تک کے ٹیسٹ شامل ہیں۔ غلاف کعبہ کے لیے بہترین معیار کو یقینی بنانے کے لیے شاہ عبدالعزیز کمپلیکس میں ایک تجربہ کار ٹیم ان ٹیسٹوں کی نگرانی کرتی ہے۔ اس غلاف کی تیاری پر لاگت کا تخمینہ لگ بھگ دو کروڑ سعودی ریال ہوتا ہے، یعنی تاریخ کا سب سے مہنگا غلاف اس غلاف کی تیاری کے عمل کی نگرانی 200 سے زیادہ میٹریٹیکرز کرتے ہیں جن میں بہترین قابلیت، تجربہ، سائنسی اور عملی قابلیت رکھنے والوں کو مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے امور کے لیے ملازمت پر رکھا گیا ہے۔ ریشم کو سیاہ اور ہنر نگوں میں رنگا جاتا ہے اور غلاف کی تیاری کے دوران خصوصی ٹیمیکلز بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ حج کے موقع پر غلاف کعبہ کو تقریباً تین میٹر تک اوپر اٹھا دیا جاتا ہے اور نیچے کی جگہ



بڑے بڑے ٹب اور دوسری مشینری استعمال ہوتی ہے جن میں بڑی احتیاط سے ٹاپ ٹول کر ٹیکیز ڈالے جاتے ہیں تاکہ رنگ کو مطلوبہ سطح تک مل سکے۔ اور سوئی دھاگوں کا معیار برقرار رکھنے اور موٹی اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ان کے متعدد ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ چاندی میں لپٹے دھاگوں کو جانتے کے لیے بھی مختلف ٹیسٹوں سے گزارا جاتا ہے تاکہ ان کے معیار اور استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔ کپڑے کی تیاری کے حوالے سے کمپلیکس میں جدید ٹیکسٹائل مشینیں موجود ہیں۔ یہ مشینیں قرآنی آیات کی کڑھائی، آیات اور دعاؤں کے لیے کالا ریشم تیار کرتی ہیں جبکہ سادہ ریشم بھی بناتی ہیں جن پر آیات پرنت کی جاتی ہیں اسی طرح چاندی اور سونے کے دھاگوں سے کٹیدہ کاری بھی کی جاتی ہے۔ یہ مشینیں غلاف کعبہ کی ریکارڈ وقت میں تیاری کے لیے فی میٹر نو ہزار 986 دھاگے استعمال کرتی ہیں۔

پرنتنگ کے شعبے میں کام غلاف کعبہ کی پٹی پر آیات کی پرنتنگ سے شروع ہوتا ہے۔ سادہ ریشم کو سب سے اوپر لگایا جاتا ہے۔ کارکن قرآنی آیات کی پرنتنگ کے لیے سلیکسکرین، سفید اور زرد روشنائی استعمال کرتے ہیں۔ سلیکس کا بیلٹ ڈیپارٹمنٹ سونے اور چاندی سے ہونے والی کٹیدہ کاری کے معاملات دیکھتا ہے۔ اس عمل میں سوئی اور دوسرے دھاگوں کو استعمال کر کے کپڑے پر پرنتنگ کی جاتی ہے۔ اس دوران کارکن مسلسل متحرک رہتے ہیں اور ضروری ٹانگے لگاتے ہیں۔ غلاف کعبہ کی پٹی، جس پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں، کے لیے 16 ٹکڑے تیار کیے جاتے

ماضی میں مصر سے تحفے کے طور پر ہر سال غلاف کعبہ بھیجا یا جاتا تھا۔ اس دور میں جمال عبدالناصر حاکم تھے۔ لیکن سوائس سو اسیٹھ میں جب غلاف کعبہ، بندر گاہ پر پہنچا تو کافی دیر ہوئی تھی۔ اس موقع پر سعودی عرب میں سنہ 1962ء میں شاہ سعود نے شاہ فیصل کو غلاف کے لیے کاخانہ لگانے کا حکم دیا جس کو مکمل کیا گیا۔ تب سے اس مقامی طور پر تیار کیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بدستور پورے اہتمام اور ان بان شان سے جاری ہے سعودی دور میں غلاف کعبہ پر بھر پور توجہ دی گئی۔ سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز نے غلاف کعبہ کی تیاری کے لیے مسجد الحرام کے قریب واقع ایجاد میں خصوصی فیکٹری قائم کرنے کی ہدایت جاری کیں۔ یہ پہلی فیکٹری تھی جسے حجاز میں غلاف کعبہ تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ پہلی فیکٹری تھی جہاں مکہ میں پہلا غلاف کعبہ تیار کیا گیا بعد ازاں اس فیکٹری کو نئے مقام ام الجود منتقل کیا گیا۔ یہ فیکٹری جدید آلات سے لیس تھی۔ شاہ سلمان نے غلاف کعبہ فیکٹری کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے شافی فرمان جاری کیا اور اس کا نام نک عبدالعزیز کمپلیکس برائے کسودہ (غلاف کعبہ) رکھا گیا۔ نک عبدالعزیز کمپلیکس برائے کسودہ میں ڈی سیلینیشن کا ایک اہم شعبہ ہے جو پانی کی صفائی کا ذمہ دار ہے جو ریشم کی ساخت اور معیار میں بھی نظر آتا ہے۔ ریشم کو جوڑنے اور رنگنے کے کام میں استعمال ہونے والے پانی کی صفائی بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ رنگنے کا کام ریشم کے دھاگوں پر لگی موٹی تہ کو ہٹانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد ریشم کو سیاہ اور ہنر نگوں میں رنگا جاتا ہے جس کے لیے



عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود

شاہ فہد: عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود (پورا نام مع عربی القاب: صاحب اسماء الملک و خادم الحرمين الشريفين الملک عبداللہ الرابع بن عبدالعزیز آل سعود) یکم اگست 2005ء سے لے کر 2015ء میں اپنی وفات تک سعودی عرب کے بادشاہ اور وزیر اعظم رہے۔ 13 جون 1982ء سے اپنی تخت نشینی تک وہ سعودی تخت کے وارث یعنی ولی عہد بھی رہے۔ وہ سعودی عرب کے بانی اور پہلے بادشاہ، شاہ عبدالعزیز کے دسویں بیٹے تھے۔ عبداللہ شاہ عبدالعزیز اور فہد بنت عاصی الشریعہ کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ آل رشیدیہ کی رکن تھیں جو آل سعود کا تاریخی حریف خاندان تھا۔ آغاز جوانی سے تخت پانے تک عبداللہ اہم سیاسی عہدوں پر فائز رہے۔ 1961ء میں وہ مکہ کے گورنر بنے، یہاں کا پہلا سیاسی عہدہ تھا۔ اگلے سال وہ سعودی عرب کے نیشنل گارڈ کے کمانڈر مقرر کیے گئے، اس عہدہ پر وہ بادشاہ بننے کے بعد بھی فائز رہے۔ انھوں نے نائب وزیر دفاع کے طور پر بھی خدمات انجام دیں اور 1982ء میں جب ان کے سوتیلے بھائی شاہ فہد نے تخت سنبھالا تو انھیں ولی عہد نامزد کیا گیا۔ 1995ء میں جب کہ شاہ فہد شدید فحاش کا شکار ہو چکے تھے، عبداللہ تخت نشین ہو سکے اور سعودی عرب کے اصل حکمران بنے۔

اپنے دو حکومت میں عبداللہ نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ قریبی تعلقات برپا رکھے اور دونوں ممالک سے ایروں ڈالر مالیت کا دفاعی سامان خریدا۔ شاہ نے خواتین کو میونسپل کونسلوں میں ووٹ ڈالنے اور اولیکس میں حصہ لینے کا حق بھی عطا کیا۔ جب عرب بھار کے دوران سلطنت میں احتجاج کی لہریں اٹھیں تو عبداللہ نے کامیابی سے پڑنے لگا۔ نظام کو برقرار رکھا۔ 2013ء کی بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات کی وجہ سے سعودی عرب عبداللہ کے دور میں پاکستان سے اپنی مرضی سے جوہری ہتھیار حاصل کر سکا تھا۔ عبداللہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات تھے، اور انہوں نے جنرل پرویز مشرف اور معزول وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان ایک تجویز کرایا جن سے انہوں نے 1999ء کی پاکستانی بغاوت میں شریف کی برطرفی کے بعد 10 سال کی جلاوطنی کے لیے سعودی عرب جلا وطن ہونے کی درخواست کی تھی۔ عبداللہ کے دور حکومت میں ان کے تینوں ولی عہد سابق بادشاہ فہد بن عبدالعزیز کے سگے بھائی تھے۔ 2005ء میں بادشاہ بننے کے بعد، عبداللہ نے اپنے سوتیلے بھائی سلطان بن عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کر دیا۔ 2011ء میں جب سلطان کا انتقال ہوا تو سلطان کے سگے بھائی نائف بن عبدالعزیز کو تخت کا وارث نامزد کیا گیا۔ لیکن اگلے ہی سال نائف بھی انتقال کر گئے۔ عبداللہ نے پھر سلمان بن عبدالعزیز کو ولی عہد نامزد کر دیا۔ مختلف رپورٹس کے مطابق عبداللہ نے 30 شادیایں کیں اور ان کے 35 سے زائد بچے ہیں۔ ان کا شمار دنیا کے امیر ترین شاہی افراد میں ہوتا تھا۔ 2015ء میں 90 سال کی عمر میں وفات پائی تو ان کے سوتیلے بھائی سلمان ان کے جانشین ہوئے۔

سلسلہ نسب: شاہ عبداللہ آل سعود کے بانی مہمانی سعود بن محمد بن آل مقرن (وفات: 1725ء) کی اولاد سے تھے۔ شاہ کا نسبی سلسلہ سات پشتوں میں جا کر آل سعود کے جد امجد سعود بن محمد سے جاملتا ہے۔ ذیل میں شاہ کا سلسلہ نسب دیا جا رہا ہے: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ثریٰ بن عبداللہ بن محمد بن سعود بن محمد۔ یہ خاندان قدیم یمن کے عدنانی سلسلہ کی ایک بڑی شاخ قبائل ربیعہ کے ایک قبیلہ بنو کمر بن وائل سے تعلق رکھتا تھا۔ بنو کمر کی متعدد شاخیں تھیں جن میں سے دو یعنی بنو عجل اور بنو شیبان نے عباسی خلافت کے زمانہ میں بالترتیب علاقہ جبال اور علاقہ الجوزیرہ میں مقامی حکومتیں قائم کی تھیں۔ یہ خاندان قدیم عربوں کے عدنانی سلسلہ کی ایک بڑی شاخ قبائل ربیعہ کے ایک قبیلہ بنو کمر بن وائل سے تعلق رکھتا تھا۔ بنو کمر کی متعدد شاخیں تھیں جن میں سے دو یعنی بنو عجل اور بنو شیبان نے عباسی خلافت کے زمانہ میں بالترتیب علاقہ جبال اور علاقہ الجوزیرہ میں مقامی حکومتیں قائم کی تھیں۔

ابتدائی حالات: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن فیصل بن ثریٰ بن عبداللہ بن محمد بن سعود، خادم الحرمين الشريفين یکم اگست 1924ء کو پیدا ہوئے۔ یکم اگست 2005ء کو انہوں نے اپنے رضاعی بھائی شاہ فہد کی وفات کے بعد تخت کو کامیابی سے سنبھالا۔ 23 جنوری سن 2015ء کو معمرات اور بھنے کی درمیانی رات مقامی وقت کے مطابق ایک بجے 91 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایک لمبے عرصے سے شاہ عبداللہ کے منظر عام پر نہ آنے سے شوشل میڈیا پر گزشتہ سال سے ان کی طبیعت انتہائی ناساز ہونے کی افواہیں گردش کرنے لگی تھیں۔ کمر میں تکلیف کے باعث ان کے دوا پریشن ہو چکے تھے جن میں 13 گھنٹے کا ایک طویل آپریشن بھی شامل ہے۔ 2010ء میں وہ تین ماہ تک امریکا میں بھی زیر علاج رہے تھے۔

ابتدائی زندگی: شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز اسعد و ابن سعود کی آٹھویں بیوی فہدہ بنت عاصی الشریعہ کے بطن سے ریاض میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا تعلق سعودی عرب کے قبیلہ شمر سے تھا۔ انھوں نے اس کے قبل انھوں نے دسویں راشدی امیر سعود سے شادی کی جن کو 1920ء میں قتل کر دیا گیا تھا۔

دولت: شاہ عبداللہ کا شمار دنیا کے امیر ترین اشخاص میں ہوتا ہے۔ ان کی دولت کا اندازہ 21 ارب امریکی ڈالر تک ہے۔

وفات: سعودی عرب کے حکام کے مطابق ملک کے بادشاہ عبداللہ بن عبدالعزیز 91 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ شاہ عبداللہ کی جگہ ان کے 79 سالہ بھائی شاہ سلمان بن عبدالعزیز سعودی عرب کے نئے بادشاہ بنے جنھیں دو برس قبل شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد ولی عہد کا منصب عطا کیا گیا تھا۔

● دماغ کے ذہنی عمل میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● کلسترول میں اضافہ دماغ کی کارکردگی کو کم کرتا ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● اس سال سے مسجد الایمام کے انتظامیہ کے ذریعہ دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

● دماغ کی کارکردگی میں کمی کے باعث دماغ کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

05541299233, 9869340076, 9450550886

8318620603
7651999053

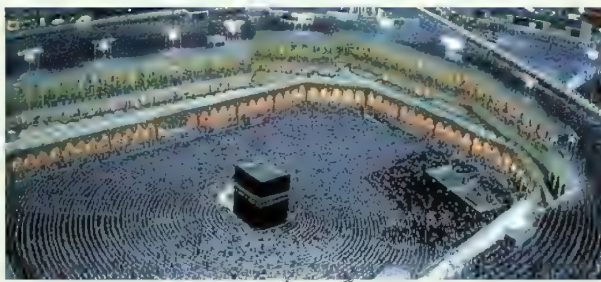
پھر سوئے حرم لے چل

ج 2024 کے دوران ہم نے کیا دیکھا کیا محسوس کیا

یہ چلن عام ہے کہ حج کو ضعیف العمری تک مؤخر کیا جائے جو ایک غلط رویہ ہے، ارکان حج کی انجام دہی ایک مشقت بھر پور عمل ہے جسے صحت مند توانا شخص ہی اچھی طرح تمام افعال کی رعایت کرتے ہوئے انجام دے سکتا ہے۔ جہاں تک حکومت سعودیہ کے ذریعہ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کرام کی ضیافت اور انتظام و انصرام کا تعلق ہے تو اس کی کوشش یقیناً لائق تحسین ہے۔ انتظامی امور میں کہیں کوئی غامض نظر نہیں آتی تمام ہنگامہ اپنی اپنی جگہ پر مکمل ایمانداری کے ساتھ تفویض کئے گئے کام کو بروقت انجام دے رہا تھا، اسنے بڑے مجمع کی نقل و حرکت کو خوش اسلوبی کے ساتھ اس سے چند رکلوں کے دائرہ میں وقت محدود کنٹرول کرنا اور ارکان حج کو پورا کرنا یقیناً خادمِ حرمین شریفین کا لائق تحسین کام ہے۔ جس کی تحسین کی جانی جائے، کیونکہ اسنے بڑے اجتماع کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچانا اپنے آپ میں ایک بڑی مثال ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے سعودی عرب ایک صحرائی محل وقوع کا حامل ملک ہے جہاں پانی جیسی بنیادی چیز کمی ہے، کہا جاتا ہے کہ وہاں پٹرول سے مہنگا پانی ہوتا ہے لیکن عازن حج نے محسوس کیا ہوگا کہ اس اہم بنیادی ضرورت کو کس سلیقہ سے حکومت سعودیہ نے مہیا کر رکھا تھا کہ مشحور حرام میں جبکہ سبکدوشی بخش اور خشک پانی کا معقول انتظام تھا۔ ہمہ وقت بڑے بڑے دیوبندوں کے ذریعہ حجاج کرام کو پیش سے پہنچانے کے لئے مسلسل پانی کا پمپنگ کیا جا رہا تھا، جبکہ گڈ لک کے ذریعہ حد تک پاک کے اس منہمک وادع کیا گیا تھا کہ پانی کا تصدق جاری ہے۔ ہاں اس بار حجاج گہری تپش کی وجہ سے کچھ عازن حج کو ذاتی طور پر نقل و حرکت میں پریشانی لاحق ہوئی، اس تناظر میں حکومت سعودیہ کو چاہئے کہ وہ پرائیویٹ ٹیکسی ڈرائیوروں پر کچھ سخت بندش لگائے تاکہ وہ حجاج کرام سے بچا کر یہ وصول نہ کریں اور زیان نہ جانے کی صورت میں ان کے ساتھ غیر مذہب برتاؤ نہ ہو، اس بار حج کے دوران یہ دیکھا گیا کہ ٹیکسی ڈرائیوروں مانا کر یہ وصول کر رہے تھے ساتھ ہی حجاجوں کو جہاں ڈراپ کرنا تھا اس سے بہت پہلے اتار دیتے تھے جس سے ضعیف العمری کو بڑی کونٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ امید ہے کہ حکومت اس تناظر میں کوئی بہتر قدم اٹھا لے گی۔ میں ایک بار پھر حج مشن 2024 کے کامیاب انعقاد پر حکومت سعودیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل خادمِ حرمین شریفین ملک سلمان بن عبدعزیز کی اس اہم کاوش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور مملکت کو جدید کی حفاظت فرمائے۔ اس وقت جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں میرے تحت اشعور میں علامہ اقبال کا میٹروپولیٹن میونسپلٹی رہا ہے۔

بھگتے ہوئے آہو پھر سوئے حرم لے چل



نفس کو خالق کی مرضی کے تابع کرنے، جو فرضی سے باز رکھنے، آپسی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے نفس امامہ کو تیار و قربانی پر آمادہ کرنے اور بہت سی خلاف طبیعت باتوں کو برداشت کر کے دھروں کے ساتھ اس کے ساتھ رہنے کا بے مثال تربیتی کورس فراہم کرتے ہیں۔ مختلف زبانیں بولنے، مختلف لایاں پسینہ، مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج کرام کو اپنے رب کی بندگی اور اسے راضی کرنے کے ایک ہی جذبے سے سرشار ہوتے ہیں اور اپنے نفس کے تقاضوں سے بالاتر ہونا سیکھتے ہیں، یہ کیفیت انسانی فطرت میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حج کے تمام تر ارکان انسان کو اپنے رب کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا سکھاتے ہیں۔ انسانی انسانیت کے سارے پرفریم جال اس وقت پاش پاش ہو جاتے ہیں، جب ایک حامی شیطانیوں کو نکلیاں مارنے کے بعد دروغت میں ڈھبے ہوئے سر کے بال اترتا ہے اور زیان حال سے بے اعلان کرتا ہے کہ اس نے اپنے رب کی مرضی پر اپنی رہنمائی کو قربان کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ بات درست ہے کہ اسلامی تاریخ کے اولین ادوار میں حج کی ادائیگی اور اس میں انجام دینے جانے والے افعال آج کے مقابلہ زیادہ مؤثر ہوا کرتے تھے اور ہوتے بھی کیوں تاکہ خود بخود پاک و پناہ پیمانے فرمادیا ہے کہ سب سے بہتر دور ہمارا ہے پھر ہمارے اصحاب کا ہے پھر اس کے بعد کا ہے اس لئے یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے اور درمند دل محسوس کر سکتا ہے کہ اس گئے گزرنے دور میں انسانی تاپرسی کے خاتمے کے لئے فریضہ حج کی ادائیگی نہایت مؤثر کارواں کرتی ہے۔ حج کے عمل کو مسلم کی اصلاح و بہتری کے حوالے سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے آخری عمر تک مؤخر کرنے کے بجائے جوانی میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اس تربیتی کورس سے گزرنے والوں میں ان لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جن پر آنے والی نسلوں کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے اور جنہیں آگے چل کر مثالی معاشرہ کی تشکیل کا حصہ بننا ہے۔ برصغیر میں

وہیں حالت احرام میں ہونے کی وجہ سے عمرہ کی جلد ادائیگی بھی مطلوب تھی، ہوئی سے حرم کی تک لے جانے کے لئے حکومت سعودیہ کی جانب سے عہدہ کی بسیں ہر وقت دستیاب کرانی گئی تھیں اور مناسک حج کے آغاز سے پہلے حرم میں مسلسل حاضری کو یقینی بنایا گیا تھا تاکہ قلیل مدت میں زیادہ سے زیادہ طواف کعبہ کر لیا جائے نہایت وادع کو حکومت کی طرف سے تمام ضعیف کو خداحرا، جیل ٹور کی پروورڈا دیوں کا دورہ کرایا گیا، جہاں خازن کی پرفیکٹ فضا کے مین پیچھے جدید ٹکنالوجی سے مزین اسکرین پر دورہ جاہلیت کے ابتدائی دنوں کو سلیقہ سے تھری ڈی اسکرین پر دکھایا گیا اور پہلی وکی الہی کی کیشیوں سے زائرین کو رہنمائی کرایا گیا اس اہم کام کو خادم حرمین شریفین کی طرف سے مسلم کے لئے ایک نیا باب کھولا گیا ہے۔

آجھڑی الجھ کو کھرسے پہلے ہم سب کو عرافت کے میدان میں قائم عارضی خیموں میں پھنسا دیا گیا جہاں اللہ کے دیوانوں کی والہانہ آواز و زاری، نوافل، تلاوت قرآن پاک اور عوامنا جات نوذوالحج و غروب آفتاب تک جاری رہا، مزلف و کلق و دوق میدان میں شب گزاری کے چند گھنٹہ بعد ہی مٹی کے لئے روانگی، رتی حرارت کبریٰ کے بعد طواف زیارت و سعی کے مراحل طے ہوئے اور مکہ سے مٹی اپنے خیمہ میں بھگتے ہوئے سہ پہر کو پناہ و اطلاق سے فارغ ہوا، یوں ہمارے حج کا ایک مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ سخت مشقت اور صبر و احوالات پر مشتمل اس عظیم عبادت کی بے شمار حیرت انگیز پہلو ذاتی تجربے ہی سے سامنے آتے ہیں، موجودہ جس منظر میں لوگوں کے درمیان ان غیر رسمی باتوں کی مکمل فہمی کہتے ہیں کہ آج کے دور میں حج کی ادائیگی بس ایک قسم کی تفریح کا سامان بن کر رہ گئی ہے۔ جو شخص پانچ دن تک مشاعرہ مقدسہ کے دامن میں مسلسل انسانی سیلاب کے ٹھاٹھ میں ماتے رہیوں میں بے حد صبر و تحمل کے تجربات سے گزر چکا ہو، وہ جسے چھ مقدس فرض کی ادائیگی کو ہرگز تفریح یا سیروسیاحت جیسے الفاظ سے تعبیر نہیں کر سکتا۔ عازن حج کی عملی تجربے سے گزرنے کے بعد ارکان حج کو ایک ایسی جامع عبادت کی حیثیت سے جان لیتا ہے جو انسانی



اے: آزاد قاضی

نور کھیت میں ڈوبے ہوئے پرفیکٹ نظاروں سے حرمین سفر حج کے کئی سفر نامہ سامنے لکھ دیئے جائیں، اس کی بے شمار یادیں کورے کاغذ پر منکس کر دی جائیں گراں عظیم گھر یعنی بیت عتیق کا کلی آنکھوں دیدار، مشحور حرام کی وادیوں میں سرگرداں پھر نا تجلیات باری تعالیٰ کا قدم قدم پر شاہدہ اور تجربہ انسانی حواس پر یقیناً ایک نئے عالم کو کشف کرتا ہے، خانہ کعبہ پر پڑنے والی پہلی نظر کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، ایک صاحب ایمان کے لئے اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ خانہ خدا کی دیواروں سے لپٹنے ہی وہ سب کچھ محسوس جاتا ہے اور اپنے کو ایک نو مولود بچہ کی طرح محسوس کرتا ہے کچھ احباب، کچھ پائلوں سامان انسان یقین نہیں کر پاتا ہے کہ ساری زندگی بھر کی طرف رخ کر کے کعبہ کو کعبہ کیا آج وہ مقام اس کے سامنے ہے۔ اس طرح کی کیفیت طاری ہونے پر ایک انسان رب کعبہ کی چشمان کو بیان کرنے پر اپنے کو بے بس، ناواں اور کمزور سے کمزور تصور کرتا ہے۔ اللہ رب العزت کے بے پایاں فضل و کرم سے اس بار بھی تاجیز کوگی اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے حرم کعبہ اور حرم مدنی کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس عظیم فریضہ کی بخیر خوبی انجام دہی کو سبب ذوالجلال کا خاص فضل، کرم اور عطا ہے تصور کرتا ہوں۔

ہمارا یہ سفر ملک سلمان بن عبدعزیز آل سعود و اردوان مملکت سعودیہ عرب کی ضیافت کے سلسلے سے 33 واں حج کی تیج دس بجے سے شروع ہوا، سب سے پہلے تمام ضعیف و عجز حرمین شریفین کو سعودیہ - غارت خانہ چنگیز پوری دہلی میں کچھ بنیادی ہدایات دیئے گئے اور لوازمات حج کے لئے چند چیزیں یعنی احرام وغیرہ دیئے گئے۔ یوں مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے چالیس افراد پر مشتمل یہ قافلہ اپنی اپنی جگہ سے رات کو دو بجے اندام گامگی انٹر نیٹل ہوائی اڈہ پر پہنچ گیا جہاں خلق خدا کے اڑدھام کا سمندر یا ریحیب کی زیارت اور مشحور حرام کے دیدار کے لئے جلد سے جلد اذن کھلوں میں سوار ہو کر بیچنے کے لئے منتظر تھا، تمام طرح کی رک ٹنگ دوسرے فراغت کے بعد ہمارا یہ قافلہ دس بجے کے قریب جدہ ایئر پورٹ پر سلامتی کے ساتھ اتر گیا، جہاں پہلے سے ہی خادم حرمین شریفین کی جدید ہدایات سے لیس بسیں اور رہبر شرف خدمت کے لئے موجود تھیں جس کی معیت میں ہم سب دیابوق کی طرف عازن سفر ہوئے۔

طویل سفر، شب بیداری اور مکان کے باوجود پہلی بار بلدا لاٹن میں حاضر ہونے والے مسافر کی جلد سے جلد بیت اللہ میں حاضری اور خانہ خدا کے دیدار کے لئے بے چین تھے،

مملکت سعودیہ عربیہ کی ترقی پسند فکر کا جائزہ

کرتا ہے، یہی وہ تعلیمی ادارے میں جن میں ہر ایک فری سے متعلق معیاری اور اصولی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ تعلیم کے میدان میں کسی طرح کی کسل بندی اور تساہلی سے کام نہیں لیا جاتا ہے۔ اگر تعلیم عقیدہ دین کی ترقی ہی نہیں بلکہ ایک مخصوص موضوع ہے جو اپنے فن کے اندر میں سے ہوتے ہوئے طلبہ کو علم و فہم کی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ ان کی تعلیمی بنیادوں میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح اگر تعلیم طلب و سائنس کی ہوتو یہاں بھی تجربہ کار اور ماہرین اساتذہ کا انتظام ہے جو اپنی تعلیمی صلاحیتوں سے نئی نسل کی شاندار تربیت یار کر رہے ہیں۔ چنانچہ مملکت کی جانب سے رفائی اور ترقی خدمات کا تعلق ہے۔ ترقی پوری دنیا میں اس طرح کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ مملکت اس میدان میں بے تحاشہ فراخ دلی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وہ سوئٹ اور چین کی پرواہ کئے بغیر خود مندرجہ ذیل بنیادوں اور اصول کے تحت خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتی ہے۔ اس نے رفائی خدمات سے متعلق اپنا دست و بازو بڑے پیمانے پر کشادہ رکھا ہے تاکہ پوری دنیا میں اسلام کا پیغام انسانیت کو عام کیا جاسکے۔ اس کی فراہمی کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مملکت پر خصوصی توجہ و احسان کی برسات ہے جس کے چھینٹے دو روٹے محسوس کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جس ملک کے فرمان روا کا مزاج اس قدر حسن خیر اور حسن عمل سے معمور ہو تو ان کے لئے دلی کورازیاں سے دعا کی جاتی ہے۔ ورنہ ہر امر ناپاسی ہوگی۔ چنانچہ فرمان رسالت سے جو لوگوں کا شکر یاد آ رہا ہے۔ کتاہر حقیقت وہ اللہ کا بھی شکر ہے۔ یاد آ رہا ہے۔ بنابرین تاثیر مملکت سعودیہ عربیہ کے فرمان روا شامان بن عبدالمعز بن ناہر مملکت محمد بن سلمان حفظہم اللہ کے علاوہ تمام وزراء اور اہل علم و کرام کے حق میں دعا کو ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے۔ ان سے زیادہ سے زیادہ ترقی کی خدمات لئے انہیں سخت جہد و کوشش کی اور ان سے لالام کرے اور ان کی ترقی و ترقی سے آئین یاسر العالمین۔ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔



جس کی نظیر کسی دوسرے ممالک و ممالک میں نظر نہیں آتی ہے۔ زم زم کی فراہمی میں سہولیات کی فراہمی، حدود و زمین میں انیز کنڈیشن فضا کا نظام، ہدایت و رہنمائی کے لئے معملین و رہنماؤں کی جاسیہ دستیابی، حفاظت و نگہبانی کا کیزہ اور صاف ستھرا ماحول پر خصوصی توجہ، نظم و نسق اور انتظامی امور میں حدود و کنٹرول وغیرہ دیکھ کر خود بخود تعجب و حیرت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سال کے بارہ مہینے اور ہر ایک مہینے کے تمام دنوں میں ہر وقت فراہمی جاتی ہیں۔ اگر بات ان کی ترقیاتی مہم کی کریں تو مملکت سعودیہ عربیہ کے تمام ترقیاتی اقدامات میں، جتنا ہے جس نے خود کو جدید ترقیاتی خدمات کے لئے ہموار کر کے میں بڑی پوری پیش رفت دکھائی ہے۔ اور دنیا کے دیگر ترقیاتی اقدامات کے ساتھ ساتھ اپنے کوشش کی ہے۔ اس طرح مملکت سعودیہ عربیہ ترقی سے منسلک کسی بھی میدان میں پیش پیش رہنے میں کوئی لا پرواہی نہیں کرتی ہے۔ عہدہ تمام کے شغف و خاص میں میں جہد و کوشش سے لیس نئے آلات اور مشین کی فراہمی، ماہرین و انکسٹری کی ترقی اور معیاری قسم کی دہائیوں کا انتظام ایک ترقی پسند ملک کا نگہ بان ہی کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مملکت کے اندر بڑی معیاری یونیورسٹیز اور دانش کدوں کا قیام مملکت کی ترقی پسند سوچ کو واضح پرہیز

دنیا کا واحد ترین ملک قرار پایا جس کا دستور آئین اللہ کی کتاب قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین یعنی صحیح احادیث کی روشنی میں تشکیل دی گئی۔ نظم و استنداد کو خلاف عدل و انصاف کی میزان اگلی گئی جس کے تحت تمام باشندوں کے ساتھ باکسی تفریق کے مساوات اور برابری کا سلوک اور رکھا گیا، حسب ذیل اور خاندان و خلیفہ کی بنیاد پر کسی طرح کی رعایت سے سے مستمر کر دی گئی۔ سبھی کو مساوات کے دھاگے میں پروتے ہوئے مملکت کی ترقی کی بنیاد بھی گئی۔ سبھی کو جہے مملکت کے عربیہ عربیہ ہونے ہر دن کے ساتھ عالمی بنیاد پر ترقی کے منازل طے کرتے چلی گئی۔ مملکت سعودیہ عربیہ نے ایک وقت تمام مہم و اقدامات کو اپنے ہدف میں شامل کیا جس میں ترقی کی توجہ اور ان سے متعلق تمام امور میں حد سے زیادہ دلچسپی لی گئی، سبھی کو جہے مہم و مشین شریعتین کا روایت و دنیا کا سب سے بڑا وقف پر دیکھتے ہیں جس پر مملکت شروع و شروع سے خوش دلی سے کام کر رہی ہے۔ جس کے تحت پوری دنیا سے شریف لانے والے اللہ کے مہمان کی معیاری خاطر توجہ کی جاتی ہے، ہر ایک عوامی کے انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ جہد و کوشش کی جاتی ہے۔ ان کی ترقی و ترقی سے آئین یاسر العالمین۔ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔



ابواریب مطیع الرحمن شیت محمد مدنی
مدیر جامعۃ الإمام الکلبانی، مغربی بنگال، ہند

خوبی و مسرت کا اظہار انسانی فطرت کا تقاضا ہے، جب اسے خوشی کے مواقع سیر ہوں تو لاشعوری طور پر خوشی کے جذبات سے سرشار ہونے لگتا ہے۔ اس طرح کے لحاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی ہوئی نعمت جلیبہ میں سے ہیں جو اپنے محبوب بندے کو عطا کرتا ہے۔ فرحت و ادب سالہ کے اعمال جدا گانہ ہوتے ہیں ہر کسی کی خوشی کی بنیاد ایک جیسی نہیں ہوتی ہے۔ تاہم نندگان رحمانی ان مواقع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالاتے ہیں، اللہ کی طرف سے فراہم کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنا اور اللہ کا شکر کرتے ہیں۔

۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کا دن مملکت سعودیہ عربیہ کے لئے ایک خوشی کا دن ہے جس دن عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے مملکت سعودیہ عربیہ کا پرہیز اور خیر و خیر کے عہدہ کی شہزادہ کو باہم متحد کرتے ہوئے ایک نئی تاریخ رقم کی تھی۔ جس کا دستور کتاب و سنت کو بنایا گیا عبادات، ہول یا معاملات دونوں میں کتاب و سنت کو بنیاد رکھا گیا۔ بنایا گیا جس کی وجہ سے ایک طرف عرب میں رائج بدعات و خرافات کا قلع قمع کیا گیا۔ عقیدہ سے کی گزشتہ اصلاح و ترقی کا مقصد تھا یا گیا اور یہ مہم و مہمات میں بھی خاص کتاب و سنت کے نفع کو یقین کیا گیا۔ بنابرین مملکت سعودیہ عربیہ

9968566831 @siyasimanzar website: siyasimanzar.com

سیاسی منظر دہلی روزنامہ

اليوم الوطني

His Excellency Mr. Jafar Bin Nafiz A. Alraqaas
Royal Consul of Kingdom of Saudi Arabia in India

His Royal Highness Mohammad bin Salman Al Saud
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.

His Majesty King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
Custodian of the Two Holy Mosques

Ayaz Ahmed Khan
Editor

+91 9818586291, +91 9968566831

كل تحية طيبة وتقدير بالغ لملكمة التوحيد، مملكة
الإسلامية، بلد الحرمين الشريفين. المملكة
العربية السعودية يومها الوطني 94. يوم الفخر والاعتزاز
الذي يجسد روح الوحدة والتضامن. كل عام
والمملكة في أمان ورفاء. وقادتها الراشدون وشعبها
المكرمون بخير وسلا. وفي تقدير دائم
مستمر. نشي أنما أجدوا المجد والرفعة والرخاء سائلين الله
سجادة وتعالى أن يحفظ لبلدنا المحبيب من كل شر
ويوفق القائمين عليها والسائين لكل ما يحب ويرضى.
وصل الله على النبي وآله وصحبه وسلم.

ON THE OCCASION OF THE
94th Saudi National Day
بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية
Siyasi Manzar (Urdu Daily) Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to
H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)
H.R.H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)
H.E. Mr. Jafar Bin Nafiz A. Alraqaas
(Charge of Affairs of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia in India)
* H. E. Consulate General, Mumbai, India. * H. E. Consulate General, New Delhi, India. * H. E. Consulate General, Mumbai, India. * H. E. Consulate General, New Delhi, India. * H. E. Consulate General, Mumbai, India. * H. E. Consulate General, New Delhi, India.

Address: F-16, 4th Floor Khasra No. 133, Gali No. 9/52 Wazirabad Delhi-110084, E-mail: siyasimanzar@gmail.com

Publisher, Printer, Proprietor & Editor AYAZ AHMED KHAN Printed at AGS Publication, F-23, Sector-6, Noida-201301, Uttar Pradesh, Published from E-36/B-167, Ambedkar Camp, Trilokpuri, Delhi-110091 Phone No. 09818586291, Email: siyasimanzar@gmail.com

30

23RD SEPTEMBER 20249968566831 @siyasimanzar
website: siyasimanzar.com

سیاسی منظر
روزنامہ
سیاسی منظر
دہلی

94TH SAUDI NATIONAL DAY23RD SEPTEMBER

On the auspicious occasion of
94 Saudi National Day
بمناسبتہ اليوم الوطني
للمملكة العربية السعودية

WE EXTEND OUR WARM GREETINGS &
HEARTIEST

Congratulations to

H.M. King Salman Bin Abdul Aziz Al Saud

Custodian of the Two Holy Mosques

H.R.H. Prince Mohammad Bin Salman Al Saud

The Crown Prince & Custodian of the Two Holy Mosques

H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas

(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India

**& All Brothers Of Royal Embassy Of
Saudi Arabia New Delhi & Consulate General Mumbai**

گزشتہ 2005 سے حج اور عمرہ سروس میں ایک بھروسہ مندانم



AL KHADAM GROUP الخدم گروپ



خصوصی پیکیج
عمرہ مع
زیارت بیت المقدس
جاردن اور مصر 26 دن
1,950,00/-

گولڈن
عمرہ پیکیج
2024 20-دن
85,000/-

اسپیشل
عمرہ پیکیج
2024 15-دن
75,000/-

خصوصی
عمرہ
17-دن
65,000/-

9811597786 , 9871026888

Add.: B-2, Ground Floor, 3514, Kucha Lal Man, Darya Ganj, Delhi-110002

بکنگ جاری ہے
رابطہ کریں:



ON THE OCCASION OF THE 94th Saudi National Day



مناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية

SIEG CONSULTANT Extends its Warm Greetings and Heartiest
Congratulations to



H.M. King Salman bin Abdul Aziz Al Saud
(The Custodian of the Two Holy Mosques)



H.R. H. Mohammad bin Salman Al Saud
(The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.)



H.E. Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas
(Chargé d' Affaires of the Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India)



& H. E. Consular, Culture Attache, Medical Attache, Military Attache, Commercial Attache in India & Consul General in Mumbai
& all brothers Royal Embassy of Saudi Arabia New Delhi & Royal Consulate in Mumbai



**His Excellency
Mr. Jadi Bin Naif A. Alraqaas**
Chargé d' Affaires of the
Royal Embassy of Kingdom of Saudi Arabia to India



**His Royal Highness
Mohammad bin Salman Al Saud**
The Crown Prince & Prime Minister of K.S.A.



**His Majesty King
Salman bin Abdul Aziz Al Saud**
Custodian of the Two Holy Mosques



MOHAMMED ISMAIL KHAN
MANAGING DIRECTOR
CONTACT No:- 9320991114, 9603413367

India's Leading Recruitment Firm

SIEG CONSULTANT

Lic. No. B-0684/MUM/PART/1000+/5/9069/2014

EMPOWERING HUMAN VALUES

Branches: Delhi Lucknow Hyderabad

UBAID REHMAN
EXECUTIVE DIRECTOR
CONTACT No:- 9594505400, 8588950956



HEAD OFFICE :-

Navjivan Commercial Co-operative Society Ltd, Building No. 3, 12th Floor,
Office No-19-21, Dr. D. Bhadkamkar Road, Near Mumbai Central Railway Station, Mumbai - 400008
E-mail:- siegconsultantmumbai@gmail.com

Saudi Arabia

Happy
National Day

23 September



+91-7027599599

www.cipzer.in

info@cipzer.in